یا محمد ﷺ — صل کلمہ اسلام لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ — یا اللہ

تاریخ اسلام

(حصہ اول)

کتب تاریخ کی حقیقت

مرتب

حافظ عبدالوحید الحنفی

سلسلہ اشاعت نمبر 26

شائع کردہ: کشمیر بک ڈپو، سبزی منڈی، تلہ گنگ روڈ، چکوال

النور منجمنٹ چکوال 0334-8706701 0543-421803

یا اللہ مدد

حق چار یار

اصلی کلمہ اسلام لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

تاریخ اسلام

کتب تاریخ کی حقیقت

(حصہ اوّل)

مرتبہ

حافظ عبدالوحید الحنفی

چکوال

اشاعتی سلسلہ نمبر 26

شائع کردہ: کشمیر بک ڈپو سبزی منڈی، تلہ گنگ روڈ چکوال

النور مینجمنٹ چکوال 0334-8706701 0543-421803

خادم اہلسنت حافظ عبدالوحید الحنفی

www.khudamahlesunat.com

فہرست عنوانات

قرآنی تعلیمات 3
فاسق (شریر) خبر لائے تو تحقیق کرو 3
صحابہ کرامؓ اور اہل بیتؓ عظام کا ایمان (شہادتِ قرآن) 4
حضور ﷺ کے صحابہ کرامؓ و اہل بیتؓ عظام 4
مومنوں کے دو گروہ لڑ پڑیں تو اصلاح کر دو 4
قرآن کا حکم اور صحابہ کرامؓ و اہل بیتؓ عظام کا عمل 5
امام حسنؓ کی فضیلت، دو مسلمان گروہوں میں صلح 7
امام حسنؓ اور حسینؓ اہل سنت کی آنکھوں کی ٹھنڈک 7
تعریف اہل السنّت حضرت علیؓ کی زبان مبارک سے 8
تہتر فرقوں کی پیشین گوئی 9
احادیث شیعہ: جماعتؓ رسول ﷺ معیار حق 10
مؤرخین کا کردار 11
فضیلت کا معیار تقویٰ ہے 12
ہم ایمان رکھتے ہیں اللہ پر اور جو ہمارے پاس بھیجا گیا 13
اگر وہ بھی صحابہ کرامؓ جیسا ایمان لے آئیں 14
صحابہؓ جیسا ایمان اور پورے مومنین کی صفات 15
مہاجرین اور انصار صحابہؓ کی اتباع کا حکم 16
صحابہؓ کے معیار حق ہونے پر قرآنی آیات 17
صحابہؓ کے راستہ کے خلاف چلنے والا دوزخ میں 20
مہاجرین اور انصار کی فضیلت قرآن میں 21
اہل سنت کہلانے کی ضرورت 22
اہل السنّت والجماعت کی علامات 24
افتراقِ اُمت میں نجات یافتہ اور شانِ جماعتِ رسولؐ 25
حضور ﷺ کا ارشاد: اہل السنۃ والجماعۃ حق پر ہیں 26
اہل السنّت والجماعت کی اصطلاح کا ثبوت 27
کتب تواریخ 29
اشرار مؤرخ سے اخیار تک تاریخ کے دو رُخ 34
آفتِ عظیمہ 35
تاریخ کی آڑ، تاریخ کا پایہ اور کتب سیرت کا درجہ 36
کتب سیرت و تاریخ کی حیثیت اور مؤرخ واقدی 37
ابن تیمیہؒ کا فیصلہ اور سیرت النبیؐ مؤلفہ محمد بن اسحٰق 41
طبقات ابن سعد اور تاریخ طبری 43
تاریخ طبری کا مقام 46
علامہ طبری میں فی الجملہ تشیع تھا 47
کتب حدیث کا مقام 49
صحابہؓ و اہل بیتؓ کی مدح و ذمّ اور بنوامیہ کے خلاف
طوفانِ بدتمیزی 50
امام ابن العربی کا ارشاد 51
صحابہ کرامؓ کے خلاف مؤرخین کی روایات 52
عجیب و غریب انصاف پر مبنی نکتہ 53
تاریخ اسلام یا خبروں کا ڈھیر...... مادۂ تاریخ 54
بنی عباس کے دورِ حکومت میں تاریخ نویسی کا آغاز 56
مؤرخ مودودی کا نرالا اصول 56
صحیح اصول 59
کتب تواریخ...... صحابہ کرامؓ کا مقام اور مؤرخین 60
مورخ اسلام علامہ ابن کثیر کا نقطہ نظر 61
وقت کی اہم اور اشد ضرورت 62
ارشادِ نبوی ﷺ 63

☆☆☆☆

خادم اہلسنت عبدالوحید الحنفی

ترتیب: حافظ عبدالوحید الحنفی (ساکن اوڈھروال تحصیل و ضلع چکوال) 0313-5128490

10 صفر المظفر 1432ھ مطابق 15 جنوری 2011ء...... قیمت 40 روپے

ٹائٹل و کمپوزنگ: ظفر ملک...... النور مینجمنٹ، ڈب مارکیٹ، پنوال روڈ چکوال

ڈیزائننگ ❁ کمپوزنگ ❁ سکیننگ ❁ پرنٹنگ ❁ بک بائنڈنگ

zedemm@yahoo.com 0334-8706701 / 0543-421803

تاریخ اسلام (حصہ اوّل) کتب تاریخ کی حقیقت

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ هَدَانَا اِلٰی طَرِیْقِ اَهْلِ السُّنَّةِ وَ الْجَمَاعَةِ بِفَضْلِهِ الْعَظِیْم۔

وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِهٖ سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ الَّذِیْ کَانَ عَلٰی خُلُقٍ عَظِیْم۔

وَ عَلٰی اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَ خُلَفَائِهِ الرَّاشِدِیْنَ الدَّاعِیْنَ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْم

قرآنی تعلیمات

وَ مَا اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِیْنَ O قُلْ اِنَّمَا یُوْحٰی اِلَیَّ اَنَّمَا اِلٰهُکُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ فَهَلْ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ O (سورۃ الانبیاء آیت ۱۰۷ تا ۱۰۸)

ترجمہ: اور ہم نے آپ کو اور کسی بات کے واسطے نہیں بھیجا مگر دُنیا جہان کے لوگوں پر مہربانی کے لئے۔ آپ فرما دیجیے کہ میرے پاس تو صرف یہ وحی آتی ہے کہ تمہارا معبود ایک ہی معبود ہے۔ سو اب بھی تم مانتے ہو۔

(۱) فاسق (شریر) خبر لائے تو تحقیق کرو

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِنْ جَآءَکُمْ فَاسِقٌۢ بِنَبَاٍ فَتَبَیَّنُوْۤا اَنْ تُصِیْبُوْا قَوْمًۢا بِجَهَالَةٍ فَتُصْبِحُوْا عَلٰی مَا فَعَلْتُمْ نٰدِمِیْنَ O (سورۃ الحجرات آیت ۶)

ترجمہ: اے ایمان والو! اگر کوئی شریر آدمی تمہارے پاس کوئی خبر لاوے تو خوب تحقیق کر لیا کرو۔ کہیں کسی قوم کو نادانی کی وجہ سے کوئی ضرر نہ پہنچا دو۔

پھر اپنے کیے پر پچھتانا پڑے۔

(۲) حضور ﷺ کے صحابہ کرام اور اہل بیت عظام کو اللہ نے ایمان کی محبت دی اور کفر وفسق اور عصیان سے نفرت دی۔ (قرآن کی شہادت)

وَ اعْلَمُوْٓا اَنَّ فِیْكُمْ رَسُوْلَ اللّٰهِ لَوْ یُطِیْعُكُمْ فِیْ كَثِیْرٍ مِّنَ الْاَمْرِ وَ لٰكِنَّ اللّٰهَ حَبَّبَ اِلَیْكُمُ الْاِیْمَانَ وَ زَیَّنَهٗ فِیْ قُلُوْبِكُمْ وَ كَرَّهَ اِلَیْكُمُ الْكُفْرَ وَ الْفُسُوْقَ وَ الْعِصْیَانَ ؕ اُولٰٓئِكَ هُمُ الرّٰشِدُوْنَ ۝ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَ نِعْمَةً ؕ وَ اللّٰهُ عَلِیْمٌ حَكِیْمٌ ۝ (سورۃ الحجرات آیت ۷ تا ۸)

حضور ﷺ کے صحابہ کرام و اہل بیت عظام

ترجمہ: اور جان رکھو تم میں رسول اللہ ﷺ ہیں۔ بہت سی باتیں ایسی ہوتی ہیں کہ اگر اس میں تمہارا کہنا مانا کریں تو تم کو بڑی مضرت پہنچے۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے تم کو ایمان کی محبت دی اور اس کو تمہارے دِلوں میں مرغوب کر دیا اور کفر اور فسق اور عصیان سے تم کو نفرت دے دی۔ ایسے لوگ اللہ تعالیٰ کے فضل اور انعام سے راہ راست پر ہیں۔

(۳) مومنوں کے دو گروہ لڑ پڑیں تو اصلاح کر دو

وَ اِنْ طَآئِفَتٰنِ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ اقْتَتَلُوْا فَاَصْلِحُوْا بَیْنَهُمَا فَاِنْ بَغَتْ اِحْدٰهُمَا عَلَى الْاُخْرٰى فَقَاتِلُوا الَّتِیْ تَبْغِیْ حَتّٰى تَفِیْٓءَ اِلٰۤى اَمْرِ اللّٰهِ فَاِنْ فَآءَتْ فَاَصْلِحُوْا بَیْنَهُمَا بِالْعَدْلِ وَ اَقْسِطُوْا اِنَّ اللّٰهَ

یُحِبُّ الْمُقْسِطِیْنَ O (پ۲۶ سورۃ الحجرات آیت ۹)

ترجمہ: اور اگر مسلمانوں میں دو گروہ آپس میں لڑ پڑیں تو ان کے درمیان اصلاح کر دو۔ پھر اگر ان میں سے ایک گروہ دوسرے پر زیادتی کرے تو اس گروہ سے لڑو جو زیادتی کرتا ہے۔ یہاں تک کہ وہ اللہ کے حکم کی طرف رجوع ہو جائے۔ پھر اگر رجوع ہو جائے تو ان دونوں کے درمیان عدل کے ساتھ اصلاح کر دو۔ اور انصاف کا خیال رکھو۔ بے شک اللہ انصاف کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔

قرآن کے حُکم کے مطابق صحابہؓ کرام واہل بیتؓ عظام نے عمل کیا

(۱) صحابہؓ کرام و اہل بیتؓ عظام نے بالاتفاق حضرت ابوبکرؓ صدیق کے ہاتھ پر بیعت کر کے خلیفہ اوّل تسلیم کیا۔ پھر اُن کے بعد حضرت عمرؓ فاروق کو بالاتفاق خلیفہ ثانی تسلیم کیا۔ پھر اُن کی شہادت کے بعد بالاتفاق حضرت عثمانؓ ذوالنورین کو خلیفہ ثالث منتخب کیا اور سب صحابہؓ کرام و اہل بیتؓ عظام نے اُن کی بیعت کر کے اُن کے پرچم کے نیچے 44 لاکھ مربع میل تک علاقہ فتح کر کے اسلام پھیلایا۔ اُن کی شہادت کے بعد خلیفہ چہارم حضرت علیؓ المرتضٰی کو منتخب کیا اور اُن کی بیعت کی گئی۔

(۲) سبائی گروہ نے سازش کر کے خلیفہ ثالث حضرت عثمانؓ ذوالنورین کو

مدینہ منورہ میں شہید کر دیا تھا۔ قصاص عثمانؓ پر مومنوں کی لڑائی چھڑ گئی۔ حضرت عائشہؓ صدیقہ نے اصلاح کی کوشش کی تو بلوائیوں اور سبائیوں نے مومنوں کی آپس میں جنگ کرا دی۔ حضرت علیؓ المرتضٰی نے بلوائیوں اور سبائیوں کو اپنے سے الگ کرنے کی کوشش کی تو بلوائیوں اور سبائیوں نے حضرت امیر معاویہؓ اور حضرت علیؓ المرتضٰی کے درمیان جنگ کرا کر پھر مومنوں کے دو گروہوں کو لڑا دیا۔ حضرت امیر معاویہؓ اور حضرت عمروؓ بن عاص نے قرآنی حکم کے مطابق جب اصلاح کی کوشش کی تو جنگ رُک گئی۔ اور مومنوں نے صلح کے لئے حکمین مقرر کئے تو ایک نیا گروہ خارجی میدان میں آ گیا۔ جس نے اصلاح کی کوشش کو ناکام کرنا چاہا اور حضرت علیؓ المرتضٰی سے خارجیوں نے بغاوت کر دی۔ آخر حضرت علیؓ المرتضٰی نے اُن کی سازش کو ناکام کر کے، ان بلوائیوں، سبائیوں اور خارجیوں سے لڑائی کر کے اُن کی سازش کو ناکام بنا دیا۔ پھر خارجیوں نے حضرت علیؓ المرتضٰی اور حضرت امیر معاویہؓ اور حضرت عمروؓ بن عاص کو شہید کرنے کا منصوبہ بنایا۔ جس میں حضرت علیؓ المرتضٰی شہید ہو گئے۔ لیکن حضرت علیؓ المرتضٰی کے جانشین نواسہ رسولؐ جگر گوشہ بتولؓ حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشنگوئی کے مطابق مومنوں کے دونوں گروہوں میں صلح کرا دی۔

خادم اہلسنت حافظ عبدالوحید الحنفی

حضرت امام حسنؓ کی فضیلت، مسلمانوں کے دو گروہوں میں صلح

حَدَّثَنَا صَدَقَةُ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُوْسٰى عَنِ الْحَسَنِ سَمِعَ اَبَابَكْرَةَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ وَ الْحَسَنُ اِلٰى جَنْبِهٖ يَنْظُرُ اِلَى النَّاسِ مَرَّةً وَ اِلَيْهِ مَرَّةً وَ يَقُوْلُ النَّبِيُّ هٰذَا سَيِّدٌ وَّ لَعَلَّ اللّٰهَ اَنْ يُصْلِحَ بِهٖ بَيْنَ فِئَتَيْنِ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ (بخاری شریف کتاب الانبیاء۔ باب ۴۵۶ حدیث ۹۳۳)

حضرت ابوبکرہؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس حال میں منبر پر دیکھا کہ حضرت حسنؓ آپ کے پہلو میں تھے کبھی آپ لوگوں کی طرف متوجہ ہوتے تھے اور کبھی حضرت حسنؓ کی جانب۔ اور فرماتے جاتے تھے میرا یہ بیٹا سید (سردار) ہے اور شاید اللہ تعالیٰ اس کے ذریعہ مسلمانوں کے دو فرقوں میں صلح کرادے۔ (بخاری شریف جلد دوم)

امام حسنؓ اور امام حسینؓ اہل سنت کی آنکھوں کی ٹھنڈک ہیں

حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے میدان کربلا میں خطبہ دیتے ہوئے فرمایا تھا: اَوَلَمْ يُبَلِّغُكُمْ قَوْلٌ مُسْتَفِيْضٌ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ قَالَ لِيْ وَ لِاَخِيْ اَنْتُمَا سَيِّدَا شَبَابِ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَقُرَّةُ عَيْنِ اَهْلِ السُّنَّةِ فَاِنْ صَدَّقْتُمُوْنِيْ بِمَا اَقُوْلُ وَ هُوَ

الْحَقُّ وَاللّٰهِ مَا تَعَمَّدْتُ كِذْبًا

ترجمہ: کیا تم کو یہ خبر نہیں پہنچی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے اور میرے بھائی (حضرت حسنؓ) کے حق میں یہ فرمایا تھا کہ تم دونوں نوجوانانِ جنت کے سردار ہو۔ اور تم دونوں اہل سنت کی آنکھوں کی ٹھنڈک ہو؟ پس جو میں نے تم سے کہا ہے اس کی تصدیق کرو اور یہی سچ ہے۔ بخدا میں نے جھوٹ نہیں بولا۔ (تاریخ ابن خلدون جلد دوم ص ۵۳۲ و تاریخ کامل ابن اثیر جلد چہارم ص ۲۶ طبع بیروت)

اہل السنّت کی تعریف حضرت علیؓ کی زبان مبارک سے

''احتجاج طبرسی'' شیعہ مذہب کی مستند کتاب میں ہے کہ حضرت شیر خدا علی المرتضیٰؓ بصرہ میں خطبہ دے رہے تھے تو ایک شخص نے آپؓ سے دریافت کیا کہ اَهْلُ الْجَمَاعَةِ، اَهْلُ الْفِرْقَةِ، اَهْلُ الْبِدْعَةِ اور اَهْلُ السُّنَّةِ کون لوگ ہیں؟

اس کے جواب میں حضرت علی المرتضیٰؓ نے فرمایا:

اَمَّا اَهْلُ الْجَمَاعَةِ فَانَا وَ مَنِ اتَّبَعَنِیْ وَ اِنْ قَلُّوْا وَ ذٰلِکَ الْحَقُّ عَنْ اَمْرِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَ عَنْ اَمْرِ رَسُوْلِهٖ وَ اَهْلُ الْفِرْقَةِ الْمُخَالِفُوْنَ لِیْ وَلِمَنِ اتَّبَعَنِیْ وَ اِنْ كَثُرُوْا اَمَّا اَهْلُ السُّنَّةِ فَالْمُتَمَسِّكُوْنَ بِمَا سَنَّهُ اللّٰهِ وَ رَسُوْلُهٗ وَاِنْ قَلُّوْا. وَاَمَّا اَهْلُ الْبِدْعَةِ فَالْمُخَالِفُوْنَ لِاَمْرِ اللّٰهِ وَ لِكِتَابِهٖ وَلِرَسُوْلِهِ الْعَامِلُوْنَ

بِرَأْيِهِمْ وَ اَهْوَائِهِمْ وَ اِنْ كَثَرُوْا (احتجاج طبرسی جلد اول ص ۲۴۶)

ترجمہ: اہل الجماعت میں ہوں یعنی وہ لوگ جو میری اتباع کریں اگر چہ وہ تھوڑے ہوں اور یہ حق ہے اللہ تعالیٰ کے امر سے اور اس کے رسول ﷺ کے امر سے اور الفرقہ وہ ہیں جو میرے مخالف ہیں۔ اور اہل السنّت وہ ہیں جو اللہ تعالیٰ کے طریقے (حکم) اور رسول اللہ ﷺ کی سنت کو مضبوطی سے پکڑنے والے ہیں اگر چہ وہ کہیں تھوڑے ہوں۔ اور اہل بدعت وہ ہیں جو اللہ تعالیٰ کے حکم اور اس کی کتاب اور اس کے رسول ﷺ کے مخالف ہیں، جو اپنی آراء اور خواہشات پر عمل کرنے والے ہیں اگر چہ وہ کہیں زیادہ ہوں۔

حاصل کلام: حضرت علی المرتضیٰؓ نے اپنے خطبہ میں ''اہل السنّت'' اور ''اہل الجماعت'' کی اصطلاح استعمال کی ہے اور ان کی تعریف کی ہے اور ان کے مقابلہ میں اہل بدعت اور اہل فرقہ کی مذمت فرمائی ہے۔ اس سے ثابت ہوا کہ حضرت علی المرتضیٰؓ کے نزدیک اہل السنّت والجماعت ہی حق پر ہیں اور خود حضرت علی المرتضیٰؓ بھی اہل السنّت والجماعت ہیں۔ (بشارت الدارین ص ۵۱۳)

تہتر فرقوں کی پیشین گوئی

وَاِنَّ اُمَّتِىْ سَتَفْتَرِقُ بَعْدِىْ عَلٰى ثَلَاثٍ وَ سَبْعِيْنَ فِرْقَةً فِرْقَةٌ نَّاجِيَةٌ وَ اِثْنَتَانِ وَ سَبْعُوْنَ فِى النَّارِ (شیعہ کتاب حدیث ''خصال'' ص ۱۴۲)

ترجمہ: رسول اللہ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم نے فرمایا کہ میرے بعد میری اُمت عنقریب تہتر فرقوں میں تقسیم ہوگی جن میں سے بہتر (۷۲) فرقے دوزخ میں ہوں گے اور ایک فرقہ نجات پانے والا ہوگا۔

احادیث شیعہ کی بنا پر بھی جماعت رسول صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم معیار حق ہے

شیعہ مذہب کی مشہور اور مستند کتاب ''احتجاج طبرسی'' (جس کے مصنف شیخ احمد بن علی بن ابی طالب الطبرسی ہیں) میں حضرت علی المرتضیٰؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا:

وَ رُوِیَ عَنْہُ صَلَوٰتُ اللّٰہِ عَلَیْہِ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰہِ قَالَ مَا وَجَدْتُّمْ فِیْ کِتَابِ اللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ فَالْعَمَلُ لَکُمْ بِہٖ وَلَا عُذْرَ لَکُمْ فِیْ تَرْکِہٖ وَمَا لَمْ یَکُنْ فِیْ کِتَابِ اللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ وَ کَانَتْ فِیْہِ سُنَّۃٌ مِنِّیْ فَلَا عُذْرَ لَکُمْ فِیْ تَرْکِ سُنَّتِیْ وَمَا لَمْ یَکُنْ فِیْہِ سُنَّۃٌ مِنِّیْ فَمَا قَالَ اَصْحَابِیْ فَقُوْلُوْا اِنَّمَا مِثْلُ اَصْحَابِیْ فِیْکُمْ کَمِثْلِ النُّجُوْمِ بِاَیِّھَا اُخِذَ اِھْتَدٰی وَ بِاَیِّ اَقَاوِیْلِ اَصْحَابِیْ اَخَذْتُمْ اِھْتَدَیْتُمْ وَ اِخْتِلَافُ اَصْحَابِیْ لَکُمْ رَحْمَۃٌ (احتجاج طبرسی جلد۲ ص۱۰۵)

ترجمہ: حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم نے فرمایا کہ تم کتاب اللہ عزوجل میں جو کچھ پاؤ تو اس پر تمہارے لئے عمل کرنا ضروری ہے اور

اس کے چھوڑنے میں تمہارے لئے کوئی عذر نہیں ہے اور جو بات کتاب اللہ عزوجل میں نہ پائی جائے اور وہ میری سنت میں پائی جائے تو تمہارے لئے میری سنت کے ترک کرنے میں کوئی عذر نہیں اور جس امر میں میری سنت نہ پائی جائے تو جو میرے اصحابؓ کہیں وہی تم کہو۔ تحقیق تمہارے درمیان میرے اصحابؓ مثل ستاروں کے ہیں، ان میں سے جس ستارہ کو لیا جائے اس سے ہدایت ہو جاتی ہے اور میرے اصحابؓ میں سے جو قول بھی تم لے لو، تم ہدایت پا جاؤ گے اور میرے اصحابؓ کا اختلاف رحمت ہے۔

مؤرخین کا کردار

خادم اہلسنّت حافظ عبدالوحید الحنفی

(ا) بلوائیوں، سبائیوں اور خارجیوں کے کردار کے ساتھ ساتھ مؤرخین کا کردار بھی ہے۔ پہلے اس پر کچھ تحقیقاتی نظر کر لی جائے۔ تاکہ اپنے نظریہ کے صحیح و غلط ہونے پر مزید ریسرچ ہو جائے۔ اس لئے ہم اپنی تاریخ اور نظریہ کو پہلے متعین کریں، پھر تاریخ اور مؤرخین کے کردار کو سمجھنا آسان ہو جائے گا۔

ہم ''مسلمان'' ہیں اور ''مومن'' ہیں۔ مسلمان اور مومن کی اصل تاریخ قرآن نے بیان کی ہے جو بذریعہ وحی نبی آخر الزمان محمد رسول اللہ ﷺ پر نازل ہوئی قیامت تک آنے والے ہر مسلمان اور مومن کے لئے اصل تاریخی واقعات قرآن میں بتا دیئے گئے ہیں جن پر ایمان لانا ضروری قرار دیا گیا ہے۔

جو لوگ اللہ تعالیٰ کے ارشادات قرآنی، آیات اور احکامات پر دل و زبان سے ایمان لاتے ہیں، اور سب کو سچا یقین کرتے ہیں، وہی مومن اور مسلم ہیں اور جو لوگ اس کے برعکس عقائد و نظریات رکھتے ہیں وہ آخرت میں کافرین میں شمار ہوں گے یا منافقین میں شامل ہوں گے۔ مومنین وہی شمار ہوں گے جو سب احکامات پر اور سب آیات پر اور سب ارشادات پر ایمان لائیں گے اور سب آل و اصحاب پر جان نثار ہوں گے۔ امید ہے آپ کا عقیدہ اور نظریہ بھی یہی ہوگا۔ کیونکہ قرآن میں یہی عقیدہ و نظریہ مومنین کا بیان کیا گیا ہے۔ دیکھئے ارشاد ربانی ہے:

(۱) یٰٓاَیُّهَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنٰكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ وَّ اُنْثٰى وَ جَعَلْنٰكُمْ شُعُوْبًا وَّ قَبَآئِلَ لِتَعَارَفُوْا ؕ اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰىكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِیْمٌ خَبِیْرٌ ﴿۱۳﴾ (پ۲۶ سورہ الحجرات آیت ۱۳)

(ترجمہ) اے لوگو! ہم نے تم کو ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا ہے اور تم کو مختلف قومیں اور مختلف خاندان بنایا تا کہ ایک دوسرے کو شناخت کر سکو اللہ کے نزدیک تم میں سے بڑا شریف وہ ہے جو سب سے زیادہ پرہیزگار ہو۔ اللہ خوب جاننے والا پورا خبردار ہے۔

فضیلت کا معیار تقویٰ ہے

شرف نسبی معتبر ہونے کی حد اور درجہ ہے۔ لیکن اپنا تفاخر اور دوسرے کی

تحقیر نسب کی بنا پر حرام ہے۔اس لئے ضابطہ یہ بیان کر دیا:

اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقٰکُمْ (سورۃ الحجرات آیت ۱۳)

اللہ کے نزدیک تم میں سے بڑا شریف وہ ہے جو سب سے زیادہ پرہیزگار ہو۔

کہہ دو کہ ہم ایمان رکھتے ہیں اللہ پر اور جو ہمارے پاس بھیجا گیا

فرمایا: قُوْلُوْا اٰمَنَّا بِاللّٰہِ وَ مَا اُنْزِلَ اِلَیْنَا وَ مَا اُنْزِلَ اِلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَ اِسْمٰعِیْلَ وَ اِسْحٰقَ وَ یَعْقُوْبَ وَ الْاَسْبَاطِ وَ مَا اُوْتِیَ مُوْسٰی وَ عِیْسٰی وَ مَا اُوْتِیَ النَّبِیُّوْنَ مِنْ رَّبِّھِمْ لَا نُفَرِّقُ بَیْنَ اَحَدٍ مِّنْھُمْ وَ نَحْنُ لَہٗ مُسْلِمُوْنَ O (پ ا سورۃ البقرہ آیت ۱۳۶)

ترجمہ: کہہ دو کہ ہم ایمان رکھتے ہیں اللہ پر اور اُس پر جو ہمارے پاس بھیجا گیا اور اس پر بھی جو حضرت ابراہیم اور حضرت اسمٰعیل اور حضرت اسحٰق اور حضرت یعقوب علیہم السلام اور اولادِ یعقوب کی طرف بھیجا گیا اور اس پر بھی جو حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ علیہ اسلام کو دیا گیا اور اس پر بھی جو کچھ انبیأ علیہم السلام کو دیا گیا ہے ان کے پروردگار کی طرف سے اس کیفیت سے کہ ہم ان میں سے کسی ایک میں بھی تفریق نہیں کرتے اور ہم تو اللہ تعالیٰ کے مطیع ہیں۔

خادم اہلسنت حافظ عبدالوحید الحنفی

اگر وہ بھی اس طریق سے ایمان لے آویں جیسے صحابہؓ ایمان لائے

آگے فرمایا: فَاِنْ اٰمَنُوْا بِمِثْلِ مَا اٰمَنْتُمْ بِهٖ فَقَدِ اهْتَدَوْا وَ اِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا هُمْ فِیْ شِقَاقٍ ۚ فَسَیَكْفِیْكَهُمُ اللّٰهُ ۚ وَهُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ (۱۳۷)

ترجمہ: سو اگر وہ بھی اسی طریق سے ایمان لے آویں جس طریق سے تم ایمان لائے ہو تب تو وہ ہدایت پر ہوں گے اور اگر وہ اس طرح ایمان لانے سے روگردانی کریں تو وہ بے شک مخالفت میں ہیں۔ پس اللہ تعالیٰ ان کے شر سے بچانے کے لئے آپ کو کافی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ سنتے ہیں جانتے ہیں۔

خادم اہلسنت حافظ عبدالوحید حنفی

اس آیت میں ''اٰمَنْتُمْ'' سے مراد وہی جماعت رسول ﷺ کے افراد ہیں۔ جماعت رسول میں پہلے پہلے شامل ہونے والے چالیس (۴۰) مردوں میں چاروں خلفاء حضرت ابوبکرؓ صدیق، حضرت عمرؓ فاروق، حضرت عثمانؓ ذوالنورین اور حضرت علیؓ المرتضیٰ شامل ہیں۔ جو ایمان و ہدایت میں دوسروں سے سبقت حاصل کر کے اللہ تعالیٰ کی رضا زندگی ہی میں حاصل کر چکے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ نے ان کے ایمان کامل کو ان لوگوں کے ایمان کے لئے ایک معیار قرار دیا ہے جو ابھی تک ایمان نہیں لائے۔ اس آیت سے ثابت ہوا کہ اصحابِ رسول ﷺ درجہ بدرجہ دوسروں کے لئے معیار حق و ایمان ہیں۔ جن کے ایمان کو صحیح

اور معیاری تسلیم کرنے کے بغیر کسی کو ایمان نصیب نہیں ہوسکتا۔

اس آیت میں صحابہ کرامؓ کے ایمان کو دوسروں کے ایمان کے لئے کسوٹی ہونے کا صراحتاً اعلان فرمایا گیا ہے۔آیات تو اور بھی ہیں، جس سے اس مسئلہ کی تائید ہوتی ہے لیکن ہم یہاں صرف انہی آیات پر اکتفا کرتے ہیں۔

(ایک تنقیدی نظر ص ۵۰ از مولانا قاضی مظہر حسینؒ)

جس طریق سے تم صحابہؓ ایمان لائے

یعنی جب اوپر طریقِ اسلام میں دینِ حق کا منحصر ہونا ثابت ہو چکا ہے۔ سو اگر وہ (یہود و نصاریٰ) بھی اُسی طریق سے ایمان لے آویں جس طریق سے تم (اہل اسلام) ایمان لائے ہو تب وہ بھی راہ حق پر لگ جاوینگے۔

فائدہ: نزولِ قرآن کے وقت اہل اسلام صحابہ کرامؓ مع اہل بیتؓ عظام تھے۔

پورے مومنین کی صفات

(۲) اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰہِ وَ رَسُوْلِہٖ ثُمَّ یَرْتَابُوْا وَ جٰھَدُوْا بِاَمْوَالِھِمْ وَ اَنْفُسِھِمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ ط اُولٰٓئِکَ ھُمُ الصّٰدِقُوْنَ O

(پارہ ۲۶ سورہ الحجرات آیت ۱۵)

ترجمہ: پورے مومن وہ ہیں جو اللہ پر اور اس کے رسول پر ایمان لائے۔ پھر شک نہیں کیا اور اپنے مال اور جان سے اللہ کے رستہ میں محنت اٹھائی یہ لوگ سچے ہیں۔

مہاجرین صحابہؓ سچے ہیں

فرمایا: لِلۡفُقَرَآءِ الۡمُهٰجِرِيۡنَ الَّذِيۡنَ اُخۡرِجُوۡا مِنۡ دِيَارِهِمۡ وَ اَمۡوَالِهِمۡ يَبۡتَغُوۡنَ فَضۡلًا مِّنَ اللّٰهِ وَ رِضۡوَانًا وَّ يَنۡصُرُوۡنَ اللّٰهَ وَ رَسُوۡلَهٗ ؕ اُولٰٓئِكَ هُمُ الصّٰدِقُوۡنَ ...... الخ (پ ۲۸۔ سورہ حشر آیت ۸)

ترجمہ: ان حاجت مند مہاجرین کا حق ہے جو اپنے گھروں سے اور اپنے مالوں سے جدا کر دیئے گئے۔ وہ اللہ تعالیٰ کے فضل اور رضا مندی کے طالب ہیں اور وہ اللہ اور اس کے رسول کی مدد کرتے ہیں۔ یہی لوگ سچے ہیں۔

اس آیت میں مہاجرین صحابہؓ کے بارے میں فرمایا: ...... یہی لوگ سچے ہیں ......

خادم اہلسنت حافظ عبدالوحید الحنفی

مہاجرین اور انصار صحابہؓ کی اتباع کا حکم

اورفرمایا: وَ السّٰبِقُوۡنَ الۡاَوَّلُوۡنَ مِنَ الۡمُهٰجِرِيۡنَ وَ الۡاَنۡصَارِ وَ الَّذِيۡنَ اتَّبَعُوۡهُمۡ بِاِحۡسَانٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنۡهُمۡ وَ رَضُوۡا عَنۡهُ وَ اَعَدَّ لَهُمۡ جَنّٰتٍ تَجۡرِيۡ تَحۡتَهَا الۡاَنۡهٰرُ خٰلِدِيۡنَ فِيۡهَاۤ اَبَدًا ؕ ذٰلِكَ الۡفَوۡزُ الۡعَظِيۡمُ ۝ (پ ۱۱ سورہ التوبہ آیت ۱۰۰)

ترجمہ: اور جو مہاجرین اور انصار سابق اور مقدم ہیں اور جتنے لوگ اخلاص کے ساتھ اُن کے پیرو ہیں، اللہ ان سب سے راضی ہوا اور وہ سب اس سے راضی ہوئے اور اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے ایسے باغ مہیا کر رکھے ہیں جن کے

نیچے نہریں جاری ہوں گی۔ جن میں ہمیشہ رہیں گے۔ یہ بڑی کامیابی ہے۔

فائدہ: سابقون الاولون میں سب مہاجرین وانصار صحابہؓ آ گئے۔ اور الذین اتبعوھم میں بقیہ مومنین جن میں اوّل درجہ تو ان کا ہے جو صحابہؓ ہیں گو مہاجر و انصار نہیں۔ کیوں کہ اخیر میں ہجرت فرض نہ رہی تھی۔ دوسرا درجہ تابعین کا ہے۔ اور بقیہ اُمت میں جتنے لوگ اخلاص کے ساتھ ایمان لانے میں مہاجرین وانصار کے پیرو ہیں، اللہ ان سب سے راضی ہوا اور وہ سب اللہ سے راضی ہوئے۔

صحابہؓ کے معیارِ حق ہونے پر قرآنی آیات

خادم اہلسنت حافظ عبدالوحید حنفی

(۱) یہ سمجھ لو! یہ آیت "وَالسّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ ...... الخ" بڑی جامع ہے اور اس میں سُنّی مذہب کے عقیدے کی ایک زبردست دلیل ہے۔

(۲) سُنّی مسلمان کا عقیدہ یہ ہے کہ نبی کریم ﷺ کے تمام اصحابؓ جنتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ اُن سے راضی ہو گیا، وہ اللہ پاک سے راضی ہو گئے۔

(۳) یہ عقیدے کی بات ہے۔ پھر بات بھی قرآن مجید کی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ کے اصحابؓ کے بارے میں کیا فرمایا؟ کسی آدمی کی لکھی ہوئی کتاب یا تاریخ کی بات نہیں۔

آج پڑھے لکھے، تعلیم یافتہ لوگ جو ہیں، اُن میں یہی کمزوری ہوتی ہے کہ

جو کتاب، کوئی رسالہ مل جائے، پڑھیں گے۔ اس سے متاثر ہو جاتے ہیں۔ نہیں پڑھتے تو اللہ تعالیٰ کے قرآن کو۔ نہیں دیکھتے تو نبی کریم ﷺ کی سنت کو۔

بھائی! جہاں سے دین چلا ہے، وہاں سے دیکھو۔ ہمارا عقیدہ یا ہمارا عمل اُس وقت صحیح ثابت ہو گا، جب وہ اللہ تعالیٰ کے قرآن اور رسول اللہ ﷺ کی سنت کے مطابق ہو گا۔

(۴) اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ کے صحابہ کرامؓ جو تھے، وہ دو قسم کے تھے، ایک مہاجرین اور دوسرے انصار۔ صحابہؓ تو سارے ہیں، لیکن ایک نشانی امتیازی ہے۔ کیوں کہ سارے اصحابؓ ہجرت کرنے والے نہیں۔ ہجرت کرنے والے تو وہی ہیں، جنہوں نے مکہ شریف کو اللہ تعالیٰ کے دین کے لئے چھوڑا۔ جن میں حضرت ابوبکرؓ صدیق، حضرت عمرؓ فاروق، حضرت عثمانؓ ذوالنورین اور حضرت علیؓ المرتضیٰ بھی شامل ہیں۔ اور دوسرے انصار ہیں۔ انصار وہ ہیں جو مدینہ شریف کے رہنے والے ہیں۔ جنہوں نے ہجرت کر کے مدینہ شریف آنے والوں کی اور اللہ کے دین کی مدد کی۔ بعض وہ اصحابؓ ہیں جو نہ مہاجرین میں سے ہیں، نہ انصار میں سے، وہ بعد میں مسلمان ہوئے۔ وہ بھی اصحابؓ ہیں۔ باقیوں سے افضل ہیں۔ لیکن بڑا درجہ مہاجرین صحابہ کرامؓ کا ہے۔ اسی لئے فرمایا کہ یہ خاص لوگ جو ہجرت کرنے والے اور نصرت کرنے والے ہیں۔

(۵) ہجرت کرنے والے مہاجرین اور انصار، اللہ تعالیٰ کے دین کی نصرت

و مدد کرنے والے سب کچھ ان دو لفظوں میں آ گیا۔ اس کا نتیجہ کیا ہے؟ رضی اللہ عنہم و رضوا عنہ۔ اللہ تعالیٰ اُن سے راضی ہو گیا، وہ اللہ تعالیٰ سے راضی ہو گئے۔ کسی کو نہ تاریخیں پڑھنے کی ضرورت، نہ مضامین پڑھنے کی ضرورت۔ صحابہؓ کرام پر ایمان رکھنا ہو تو اس آیت کو سمجھ لو۔ صحابہؓ کرام میں مہاجرین جتنے ہیں، انصار جتنے ہیں اور ان کی پیروی کرنے والے جتنے ہیں، اللہ اُن سے راضی ہو گیا۔

تم بھی اُن سے راضی ہو گے تو اللہ تعالیٰ تم سے بھی راضی ہو گا۔ اس کے مطابق کوئی کتاب ہو تو پڑھو۔ اس کے خلاف کوئی کتاب ہو تو آگ میں جلا دو۔ خواہ مؤرخ مودودی لکھے، خواہ پرویز لکھے۔

(۶) تیسری بات **وَالَّذِیْنَ اتَّبَعُوْھُمْ بِاِحْسَانٍ**۔ مہاجرین صحابہؓ سے اللہ راضی ہو گیا۔ انصار صحابہؓ سے اللہ راضی ہو گیا۔ پھر اُن سے بھی راضی ہو گیا، جو اُن کے پیروکار بنے۔ جنہوں نے اُن کی پیروی کر لی۔

یہ اب قیامت تک کے لئے ہے۔ ان صحابہؓ کرام کی پیروی جتنی جتنی کرو گے، جتنی جتنی محبت و عقیدت زیادہ رکھو گے، اتنی ہی اللہ تعالیٰ کی رضا و رحمت نصیب ہو گی۔

صحابہؓ معیارِ حق ہیں

اس آیت میں صرف مہاجرین و انصار سے بھی اپنی رضامندی کا اعلان نہیں

فرمایا بلکہ مہاجرین وانصار کی پیروی کرنے والوں سے بھی رضامندی کا اعلان فرما دیا۔ اگر صحابہؓ معیارِ حق نہیں تو ان کی پیروی کو اپنی رضا کا سبب کیوں قرار دیا گیا؟

(مودودی جماعت کے عقائد ونظریات پر ایک تنقیدی نظر ص ۵۰، مولفہ حضرت مولانا قاضی مظہر حسینؒ)

(۲) وَ مَنْ يُّشَاقِقِ الرَّسُوْلَ مِنْ م بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدٰى وَ يَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيْلِ الْمُؤْمِنِيْنَ نُوَلِّهٖ مَا تَوَلّٰى وَ نُصْلِهٖ جَهَنَّمَ وَ سَآءَتْ مَصِيْرًا ○ (سورۃ النساء آیت ۱۱۵)

ترجمہ: جو شخص ہدایت ظاہر ہونے کے بعد رسول اللہ ﷺ کی مخالفت کرے گا اور مومنین کے رستہ کے بغیر کسی اور راستہ پر چلے گا، ہم اُس کو اُس راہ کی طرف پھیر دیں گے، جس طرف وہ پھرا۔ اور اس کو ہم جہنم میں داخل کریں گے، جو بُرا ٹھکانہ ہے۔

جو صحابہؓ کے راستہ کے خلاف چلے گا، دوزخ میں جائے گا

اس آیت میں نبی کریم ﷺ کی مخالفت کے علاوہ المومنین یعنی صحابہؓ کرام کے طریقہ کے خلاف چلنے کو بھی دوزخ کا سبب قرار دیا گیا۔ جس کا صاف مطلب یہی ہے کہ جو صحابہؓ کے خلاف چلے گا وہ دوزخ میں جائے گا۔ اور جو ان کی پیروی کرے گا وہ جنت میں جائے گا۔ یہی حق و باطل کے معیار ہونے کا مفہوم ہے۔ (ایک تنقیدی نظر ص ۵۰، مولفہ قاضی مظہر حسینؒ چکوالی)

(۳) مہاجرین اور انصار کی فضیلت قرآن میں

وَ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَ هَاجَرُوۡا وَ جٰهَدُوۡا فِیۡ سَبِیۡلِ اللّٰهِ وَ الَّذِیۡنَ اٰوَوۡا وَّ نَصَرُوۡۤا اُولٰٓئِکَ هُمُ الۡمُؤۡمِنُوۡنَ حَقًّا لَهُمۡ مَّغۡفِرَةٌ وَّ رِزۡقٌ كَرِیۡمٌ ○ وَ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا مِنۡۢ بَعۡدُ وَ هَاجَرُوۡا وَ جٰهَدُوۡا مَعَكُمۡ فَاُولٰٓئِکَ مِنۡكُمۡ ط …… الخ (پ۱۰ سورہ انفال آیت ۷۴، ۷۵)

ترجمہ: اور جو لوگ مسلمان ہوئے اور انہوں نے ہجرت کی اور اللہ کی راہ میں جہاد کرتے رہے اور جن لوگوں نے اپنے یہاں ٹھہرایا اور ان کی مدد کی، یہ لوگ ایمان کا پورا حق ادا کرنے والے ہیں۔ ان کے لئے بڑی مغفرت اور بڑی معزز روزی ہے۔ اور جو لوگ بعد کے زمانہ میں ایمان لائے اور ہجرت کی اور تمہارے ساتھ جہاد کیا سو یہ لوگ تمہارے ہی شمار میں ہیں۔

فائدہ: اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے بڑی صفائی سے کھلے الفاظ میں مہاجرین و مومنین کے ایمان حقیقی اور ان کے بخشے جانے اور جنتی ہونے کی تصدیق فرمائی۔ اب مہاجرین صحابہؓ میں چاروں خلفاءِ راشدین حضرت ابوبکرؓ صدیق، حضرت عمرؓ فاروق، حضرت عثمانؓ ذوالنورین اور حضرت حضرت علیؓ المرتضیٰ شامل ہیں۔ اب ہم مومن تب ہی قرار دیئے جا سکتے ہیں اور سچے مومن قرار دیئے جا سکتے ہیں کہ قرآن نے جن کو سچا مومن قرار دے دیا ہے، سچا مومن قرار دیں۔ الحمد للہ! بندہ کا یہ عقیدہ ہے کہ سب مہاجرین صحابہؓ کرام مع چاروں

خادم اہلسنت حافظ عبدالوحید الحنفی

خلفاء کے برحق اور مومن تھے۔ اس کے برعکس تین نظریئے اور ہیں اور تین فرقے اور ہیں۔ ایک بلوائی ہیں جنہوں نے حضرت عثمانؓ ذوالنورین کے خلاف بلوہ کیا اور الگ ہو گئے اور ان کو ظلماً شہید کر کے اُن کے مخالفین میں شمار ہو گئے۔ دوسرے خارجی ہیں جنہوں نے حضرت علیؓ المرتضٰی کے خلاف بلوہ کیا اور اُن کے خلاف ہو گئے۔ اور پھر حضرت علیؓ اور حضرت امیر معاویہؓ اور حضرت عمروؓ بن عاص کے قتل کا منصوبہ بنایا اور حضرت علیؓ المرتضٰی کو شہید کر دیا۔ اور تیسرے سبائی ہیں جنہوں نے پہلے تین خلفاءؓ کے خلاف اپنا نظریہ اور عقیدہ بنایا۔ اور تاریخ سے مؤرخین کے غلط و صحیح منقول واقعات سے عقیدہ اور نظریہ بنایا۔ حالانکہ قرآن کی روشنی میں اور مذکورہ آیات کی روشنی میں مومن وہ ہے جو اس طرح ایمان لائے جس طرح اہل اسلام مہاجرین و انصار صحابہ کرامؓ ایمان لائے تھے۔ قرآنی تاریخ چاروں خلفاء راشدینؓ کو برحق قرار دیتی ہے۔ لہٰذا صحیح نظریہ وہی ہے جو قرآن کی تاریخ بیان کرتی ہے اور مؤرخین کے وہ خیالات جو قرآن کی تعلیم کے ساتھ ٹکرا رہے ہیں اُن کو ٹھکرائیں گے تو اپنا ایمان بچائیں گے۔ ورنہ آخرت میں پچھتائیں گے اور دوزخ میں جائیں گے۔ پھر صحابہ کرامؓ اور اہل بیتؓ عظام سے کٹ کر بہتّر (72) فرقے بن گئے۔

اہل سنت کہلانے کی ضرورت

حضرت محمدؒ بن سیرین تابعی مولود ۳۳ھ المتوفی ۱۱۱ھ فرماتے ہیں:

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بنِ عَلِيّ بن الْحَسَنِ شَفِيق نِ النَّضرُ بُن عَبدِ اللّٰهِ الَاصَمّ نَا اِسمٰعِيل بنُ زَكَرِيَّا عَنْ عَاصِمٍ عَنْ اِبْنِ سَيْرِيْنَ قَالَ كَانَ فِىْ الزَّمَنِ لاوَّلِ لَا يَساَلُونَ عَنِ الْاَسنَادِ فَلَمَّا وَقَعَتِ الفِتنَةُ سَاَلُوا عَنِ الْاَسْنَادِ لِكَىْ يَاْخُذُوا حَدِيْث اَهْلِ السُّنَّةِ وَ يَدْعُوا حَدِيْث اَهْلِ البِدْعِ (کتاب العلل ص۴ از امام ترمذی)

ترجمہ: محمد بن علی بن حسن بن شفیق۔نضر بن عبداللہ اصم۔اسمٰعیل بن زکریا، عاصم ابن سیرینؒ سے منقول ہے کہ پہلے زمانہ میں اسناد کے بارے میں سوال نہیں ہوتا تھا لیکن جب فتنہ برپا ہو گیا تو لوگوں نے اسناد کے بارے میں سوال شروع کیا تا کہ اہل سنت کی روایتیں لے لیں اور بدعتیوں کی روایات چھوڑ دیں۔

☆ علامہ ابن سیرینؒ کا قول صحیح مسلم شریف کے مقدمہ میں امام مسلمؒ نے نقل کیا ہے:

حَدَّثَنَا اَبُوْ جَعفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ قَالَ ثَنَا اِسمٰعِيلُ بنُ زَكَرِيا عَنْ عَاصِمِ الْاَحوَلِ عَنْ اِبْنِ سِيرِينَ قَالَ لَمْ يَكُوْنُوْا يَسْئَلُوْنَ عَنِ الْاَسْنَادِ فَلَمَّا وَقَعَتِ الْفِتْنَةُ قَالُوْا سَمُّوْا لَنَا رِجَالَكُمْ فَلْيُنْظُرْ اِلٰى اَهْلِ السُّنَّةِ فَيُؤْخَذُ حَدِيْثَهُمْ وَ يُنْظَرَ اِلٰى اَهْلِ الْبِدْعِ فَلاَ يُؤْخَذُ حَدِيْثَهُمْ (مقدمہ صحیح مسلم شریف ۲۷)

ترجمہ: ابو جعفر محمد بن صباح اسمٰعیل بن زکریا عاصم الاحول ابن سیرینؒ سے بیان کرتے ہیں، پہلے حضرات اسنادِ حدیث ہی دریافت نہ کرتے تھے، لیکن فتنہ بپا ہو ہو جانے کے بعد روایان حدیث کے متعلق گفت وشنید شروع کر دی۔ چنانچہ غور وخوض کے بعد اہل سنت کی حدیث قبول کر لی جاتی تھی، اور اہل بدعت کی حدیث رد کر دی جاتی تھی۔

اہل السنّت والجماعت کی علامات

اہل السنّت والجماعت کی اصطلاح دورِ صحابہؓ میں بھی رائج تھی۔

علامہ علی قاری حنفی محدث نے مرقاۃ شرح مشکوۃ جلد دوم باب المسح علی الخفین میں یہ روایت نقل کی ہے:

سُئِلَ اَنَسُ بُن مَالِکُ رَضِیَ اللّٰہُ عَنہُ عَنْ عَلَامَاتِ اَھْلُ السُّنَّةِ وَالْجَمَاعَةِ فَقَالَ اَنْ تُحِبُّ الشَّیُخَیْنِ وَلَا تَطْعَنِ الْخَتَنَیْنِ وَ تَمُسَحُ عَلَی الْخُفَّیْن (مرقاۃ شرح مشکوۃ جلد دوم)

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ اہل السنّت والجماعت کی علامات کیا ہیں؟ تو آپؓ نے جواب فرمایا: یہ کہ تو شیخین (حضرت ابوبکرؓ وحضرت عمرؓ) سے محبت رکھے اور حضور ﷺ کے دو دامادوں حضرت عثمانؓ وحضرت علیؓ پر طعن نہ کرے اور موزوں پر مسح کرے۔

احادیث:......افتراقِ اُمت میں نجات یافتہ

حضرت عبداللہ بن عمرؓ (المتوفی ٦٨ ھ) روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اِنَّ بَنِیۡ اِسۡرَائِیۡل تَفَرَّقَتۡ عَلٰی ثِنَتَیۡنِ وَ سَبۡعِیۡنَ مِلَّةً وَ تفۡتَرِقُ اُمَّتِیۡ عَلٰی ثَلٰثٍ وَ سَبۡعِیۡنَ مِلَّةً کُلُّهُمۡ فِیۡ النَّارِ اِلاَّ مِلَّةً وَّاحِدَةً قَالُوۡا مَنۡ هِیَ یَا رَسُوۡلُ اللّٰهِ قَالَ مَا أَنَا عَلَیۡهِ وَاَصۡحَابِیۡؓ

ترجمہ: تحقیق بنی اسرائیل بہتر فرقوں میں تقسیم ہوئے تھے، اور میری اُمت ۷۳ فرقوں میں تقسیم ہو جائے گی، جن میں سے سوائے ایک فرقہ کے باقی سب دوزخ میں جائیں گے۔ اصحابؓ نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! وہ ایک فرقہ کون سا ہوگا (جو جنت میں جائے گا)؟ تو فرمایا کہ جو لوگ میرے اور میرے اصحابؓ کے طریقہ پر ہوں گے۔

(رواہ الترمذی جلد دوم باب افتراقِ امت ص ۲۰۰، مستدرک حاکم ج ۱ ص ۱۲۹، مشکوۃ ج ۱ ص ۲۰)

جماعتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی شان

وَ فِیۡ رِوَایَةِ اَحۡمَدَ وَ أَبِیۡ دَاوُدَ عَنۡ مَعَاوِیَةَ ثِنۡتَانِ وَ سَبۡعُوۡنَ فِیۡ النَّارِ وَ وَاحِدَةٌ فِیۡ الۡجَنَّةِ وَ هِیَ الۡجَمَاعَةُ

ترجمہ: اور سنن ابن ماجہ ص ۲۹۶ اور سنن ابو داؤد جلد سوم حدیث ۱۱۷۳ میں

حضرت معاویہؓ سے روایت ہے کہ بہتر فرقے دوزخ میں جائیں گے اور ایک فرقہ جنت میں جائے گا اور وہ الجماعۃ ہے۔

(ترمذی شریف جلد دوم ص ۸۹ مشکوۃ، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، مستدرک جلد ۱۲۹)

(۲) وَ عَنْ اِبْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ لَا یَجْمَعُ اُمَّتِیْ اَوْ قَالَ اُمَّۃُ مُحَمَّدٍ عَلٰی ضَلَالَۃٍ وَیَدُ اللّٰہِ عَلَی الْجَمَاعَۃِ وَ مَنْ شَذَّ شُذَّ فِی النَّارِ (رواہ الترمذی ومشکوۃ شریف)

ترجمہ: اور حضرت عبداللہؓ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بے شک میری اُمت یا فرمایا کہ اُمتِ محمدیہ گمراہی پر کبھی اکٹھی نہیں ہوگی اور اللہ کا ہاتھ اوپر ''الجماعۃ'' کے ہے اور جو اس جماعت سے علیحدہ ہوا وہ دوزخ میں گرادیا جائے گا۔ (اس کو ترمذی نے روایت کیا ہے)

سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد: اہل السنۃ والجماعۃ حق پر ہیں

امام غزالیؒ (المولود ۴۵۰ء المتوفی ۵۰۵ء) اپنی کتاب ''احیاء العلوم'' میں سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

وَلَا یَعْلَمُ تَفْصِیْلُ ذَالِکَ اِلَّا بِالْاِقْتِدَاءِ بِالْفِرْقَۃِ النَّاجِیَۃِ وَ ھُمُ الصَّحَابَۃُ فَاِنَّہٗ عَلَیْہِ السَّلَامُ لَمَّا قَالَ النَّاجِی مِنْھَا وَاحِدَۃٌ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَ مَنْ ھُمْ قَالَ اَھْلُ السَّنَّۃِ وَ الْجَمَاعَۃِ فَقِیْلَ وَ مَنْ اَھْلُ السَّنَّۃِ وَالْجَمَاعَۃِ قَالَ مَا اَنَا عَلَیْہِ واَصْحَابِیْ

عبدالوحید الحنفی خادم اہلسنت

ترجمہ: اور اس کی تفصیل فرقہ ناجیہ کی پیروی کے بغیر نہیں معلوم ہوسکتی۔ اور وہ فرقہ ناجیہ صحابہؓ کرام ہیں۔ کیوں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (تہتر فرقوں کی پیشنگوئی میں) فرمایا کہ ان میں سے نجات پانے والا فرقہ ایک ہی ہوگا۔ تو صحابہؓ نے عرض کی کہ اے اللہ کے رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم! وہ کون لوگ ہیں؟ تو فرمایا: اہل السنّت والجماعت۔ پھر عرض کیا گیا کہ اہل السنّت والجماعت کون ہیں؟ تو ارشاد فرمایا کہ جو میرے اور میرے اصحابؓ کے طریقہ پر ہیں۔ (احیاء العلوم جلد ثالث مطبوعہ مصر ۱۹۹ باب ورع اور تقویٰ)

اہل السنّت والجماعت کی اصطلاح کا ثبوت

مرفوع حدیث سے بھی اہل السنّت والجماعت کی اصطلاح کا ثبوت ملتا ہے، چنانچہ علامہ عبدالکریم شہرستانیؒ نے اپنی کتاب الملل والنحل میں یہ حدیث نقل کی ہے:

وَاَخْبَرَ النَّبِیُّ عَلَیْہِ السَّلَامَ سَتَفْتَرِقُ اُمَّتِیُ عَلٰی ثَلٰثٍ وَ سَبْعِیْنَ فِرْقَۃِ النَّاجِیَّۃُ مِنْھَا وَاحِدَۃٌ وَالْبَاقُوْنُ ھُلْکٰی قِیْلَ وَ مَنُ النَّاجِیَۃُ قَالَ اَھْلُ السُّنَّۃِ وَالْجَمَاعَۃِ قِیْلَ وَ مَا السُّنَّۃِ وَالْجَمَاعَۃِ قَالَ مَا اَنَا عَلَیْہِ الْیَوْمَ وَ اَصْحَابِیُ وَ قَالَ لَا تَزَالُ طَائِفَۃٌ مِنْ اُمَّتِیُ ظَاھِرِیْنَ عَلَی الْحَقِّ اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَۃِ وَ قَالَ عَلَیْہِ السَّلَامَ لَا تَجْتَمِعُ اُمَّتِیُ عَلَی الضَّلَالَۃِ (کتاب الملل والنحل جزو اول طبع بیروت، ص۴)

ترجمہ: اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی ہے کہ عنقریب میری اُمت

۷۳فرقوں میں تقسیم ہو جائے گی، ان میں سے ناجی فرقہ صرف ایک ہوگا۔ عرض کیا گیا کہ ناجی فرقہ والے کون ہوں گے؟ تو فرمایا: وہ اہل السنّت و الجماعت ہوں گے۔ پھر عرض کیا گیا کہ اہل السنّت و الجماعت کون لوگ ہوں گے؟ تو ارشاد فرمایا کہ وہ اس طریقہ پر ہوں گے جس پر اب میں اور میرے اصحابؓ ہیں۔ اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے: میری اُمت میں سے ایک گروہ ہمیشہ حق پر قیامت تک رہے گا۔ اور فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: ''اللہ نہ اکٹھا کرے گا، میری اُمت کو گمراہی پر''۔

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

سَتَفْتَرِقُ اُمَّتِیْ عَلٰی ثَلَاثٍ وَّ سَبْعِیْنَ فِرْقَةً كُلُّهَا هَالِكَةٌ وَوَاحِدَةٌ مِنْهَا نَاجِيَةٌ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَ مَنِ الْفِرْقَةُ النَّاجِيَةُ قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامَ اَهْلُ السُّنَّةِ وَالْجَمَاعَةِ قِيْلَ وَ مَا اَهْلُ السُّنَّةِ وَالْجَمَاعَةِ قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامَ مَا اَنَا عَلَيْهِ الْيُوْمَ وَ اَصْحَابِیْ

(مجربات غزالی ترجمہ اُردو طب جسمانی و طب روحانی فصل سوم ص ۳۴۱ مطبوعہ لاہور ۱۹۱۳)

میری اُمت کے تہتر فرقے ہو جائیں گے جن میں سے صرف ایک نجات پانے والا ہوگا اور باقی سب ہلاک ہونے والے ہوں گے۔ عرض کیا گیا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ وہ نجات پانے والا فرقہ کون سا ہے؟ فرمایا: اہل السنّت والجماعت۔ عرض کیا گیا کہ اہل السنّت والجماعت کون سا فرقہ ہے؟ فرمایا: جس طریقہ پر آج میں اور میرے اصحابؓ ہیں اس پر چلنے والے۔

کتب تواریخ

قرآن کی اس صاف گوئی کے برعکس اللہ و رسول ﷺ کے ارشادات کو نظر انداز کر کے کسی نے تاریخ کی خود ساختہ مؤرخین کی روایتوں سے حضرت ابوبکرؓ و حضرت عمرؓ کے ایمان کا انکار کر دیا۔ کسی نے حضرت عثمانؓ و حضرت علیؓ کے ایمان کا انکار کر دیا۔ کسی نے حضرت امیر معاویہؓ اور حضرت عمرو بن عاصؓ کے ایمان کا انکار کر دیا اور سب کے سب قرآن کی من مانی تفسیر کر کے اور تاریخ کے من گھڑت واقعات کو نقل کر کے اس کوشش میں سرگرداں ہیں کہ تاریخ اسلام میں حقیقی مومن تو چار پانچ ہی صحابہؓ کرام ہیں۔ باقی تو غیر مومن اور ظالم، کافر اور منافق اور فاسق تھے (نعوذ باللہ)[1]۔ اور کتب تواریخ میں ایسا طرز اپنایا گویا ظلم و ستم کی حیران کن داستان بیان کر کے اور عبرت کا نشان بنا کر پیش کیا گیا۔ جو نقل بھی کرنا مشکل ہے۔ گویا صحابہؓ کرام کی جماعت میں سوائے چند کے سب اتنے ظالم و فاسق گزرے کہ گویا تاریخ عالم میں ان سے بڑھ کر شاید ہی کوئی

---

[1]...... جیسا کہ ایک مصنف محمد حسین ڈھکو نے کتاب تجلیاتِ صداقت میں لکھا ہے: دراصل بات یہ ہے کہ ہمارے اور ہمارے برادرانِ اسلامی میں اس سلسلہ میں جو کچھ نزاع ہے، وہ صرف اصحابِؓ ثلاثہ کے بارے میں ہے۔ اہل سنت ان کو بعد از نبی تمام اصحابؓ بلکہ تمام اُمت سے افضل جانتے ہیں اور ہم ان کو دولت ایمان و ایقان اور اخلاص سے تہی دامن مانتے ہیں (کتاب تجلیاتِ صداقت مؤلفہ محمد حسین ڈھکو ص ۲۱۶ مطبوعہ لکھنؤ انڈیا و مطبوعہ انجمن حیدری چکوال ص ۲۰۱)۔ اس کے باطل نظریات کا جواب حضرت علامہ خالد محمود صاحب پی ایچ ڈی لندن نے اپنی کتاب ''تجلیاتِ آفتاب'' میں دے دیا ہے۔ تجلیاتِ آفتاب جلد اوّل کلاں سائز ۶۰۰ صفحات پر مشتمل شائع ہو چکی ہے۔

فاسق وظالم ہوا ہو۔ اور نقل کفر، کفر نہ باشد اہل بیتؓ عظام کو بھی معاف نہیں کیا۔ اتنا بے بس ظاہر کیا گیا کہ اقوام عالم میں شاید ہی کوئی ان سے بڑھ کر بے بس ہوا ہو۔ اور ثبوت میں سب تاریخ ہی پیش کرتے ہیں۔ اب ان مؤرخین میں تینوں طبقے بلوائی، خارجی اور سبائی واقعات اپنے اپنے نظریات کے تحت اتنی مظلومیت سے پیش کرتے ہیں کہ حق اور سچ کو الگ کرنا مشکل ہو جاتا ہے۔ اس لئے اہل السنّت والجماعت نے ایک اصول اپنایا ہے کہ مؤرخ کی وہی بات قبول کی جائے جو قرآن وسنت کے مطابق ہو اور صحابہؓ کرام اور اہل بیتؓ عظام دونوں کی تائید کرتی ہو۔ جس واقعہ میں کسی صحابی پر چوٹ پائی جائے یا اہل بیتؓ عظام میں سے کسی کی توہین پائی جائے۔ فوراً سمجھ لیں کہ یہ مؤرخ کا اپنا نظریہ ہے یا وہ بلوائی، خارجی ہے یا سبائی ہے۔ کیوں کہ قرآن مجید نے جب مہاجرین وانصار کے سچے مومن اور جنتی ہونے کا اعلان کر دیا ہے، وہ نہ ظلم کر سکتے ہیں اور نہ ہی وہ فاسق ومنافق وکافر ہو سکتے ہیں۔

اس اصول پر آپ ریسرچ کریں گے تو ایمان بچے گا اور آپ بلوائی اور خارجی اور سبائی فرقہ کی من گھڑت الزام تراشی سے بچ سکیں گے۔ اور اگر اس کے برعکس آپ ریسرچ کریں گے تو پھر اپنے ایمان کی خیر منائیں۔ بندہ نے تو یہ نتیجہ نکالا ہے۔

اہل سنت والجماعت تو اپنے عقیدہ اور نظریہ میں سب صحابہ کرام مہاجرین

انصار مع خلفائے راشدین، خلیفہ اوّل حضرت ابو بکر صدیق خلیفہ دوم حضرت عمر فاروق، خلیفہ سوم حضرت عثمان ذولنورین، خلیفہ چہارم حضرت علی المرتضٰی رضوان اللہ علیھم اجمعین کو برحق خلیفہ مانتے ہیں۔ اور قرآن پاک کی متعدد آیات اس پر دلیل ہیں۔ لیکن اب اگر قرآن پر ایمان لائیں تو ان بزرگوں کو برحق خلیفہ ماننا پڑھتا ہے اس لئے بعض نے تو یہ عقیدہ بنا لیا کہ یہ قرآن اصل نہیں اس میں یہ صحابہؓ نے کمی اور اضافہ کر دیا ہے۔ اور بعض نے کہا کہ موجودہ قرآن اصل تو ہے لیکن ترتیب بدل دی گئی۔ اور بعض نے یہ لکھ دیا کہ یہ فضائل صحابہؓ والی سب کی سب آیات تو اپنی جگہ صحیح ہیں لیکن خلفائے راشدینؓ ان کا مصداق نہیں ہیں۔ کیونکہ بعض کے عقیدہ میں حضرت ابوبکرؓ، حضرت عمرؓ، حضرت عثمانؓ مومن نہیں رہے تھے اور خارجیوں کے نزدیک نعوذ باللہ حضرت علیؓ قرآن کے حکم اِنِ الۡحُکۡمُ اِلَّا لِلّٰہِ کے برعکس حَکَم مقرر کر کے کافر ہو گئے تھے۔ اور خارجیوں نے تو یہ نعرہ لگایا کہ حضرت علیؓ، حضرت امیر معاویہؓ اور حضرت عمروؓ بن عاص نے جنگ بند کر کے جو حَکَم مقرر کئے اس سے مومن ہی نہیں رہے۔ نعوذ باللہ! یہ نظریہ سراسر غلط ہے۔

اس فرقہ بندی میں اعتدال پر صرف اہل سنت والجماعت ہی رہے جنہوں نے قرآن کے حکم کے مطابق مومنین میں صلح کرائی اور اس صلح میں حضرت امام حسنؓ و حسینؓ اور حضرت امیر معاویہؓ اور حضرت عمروؓ بن عاص کا چونکہ اہم تاریخی کردار ہے۔ اس لئے بلوائی، سبائی اور خارجی اس صلح سے اب تک ناخوش ہیں۔

اور شاید ان کے پیرو قیامت تک ناخوش ہی رہیں گے۔ کیوں کہ اس صلح سے فتوحات اسلامیہ کا سلسلہ جو رک گیا تھا، پھر شروع ہوا تو مسلم فوجیں فتوحات کرتے کرتے پاکستان کے علاقہ پشاور اور بنوں تک پہنچ گئیں۔ اور دوسری طرف بلوچستان کے علاقہ میں فتوحات کرتے کرتے سندھ کے قریب اور تیسری طرف روس کے علاقہ سمرقند اور بخارا تک پہنچ گئیں۔ اس طرح حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں حدود اسلامیہ کی سرحدیں اتنی پھیلیں کہ 64 لاکھ مربع میل کے علاقہ میں پرچم اسلام لہرا رہا تھا۔ اور لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کا کلمہ گونج رہا تھا۔

خادم اہلسنت حافظ عبدالوحید الحنفی

اب کفار کو یہ کب برداشت تھا؟ انہوں نے اندر اندر سازشیں جاری رکھیں حتیٰ کہ جوں ہی حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کا ۲۲ رجب ۶۰ ھ میں انتقال ہوا، ایسی غلط افواہیں پھیلائیں اور ایسی ایسی جھوٹی روایتیں چلائیں اور اس طرح سب نے باہم گٹھ جوڑ کر لیا کہ نواسہ رسول جگر گوشہ بتول حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کے لئے اٹھارہ ہزار سے زیادہ بظاہر لوگوں نے حضرت امام مسلمؒ کے ہاتھ پر بیعت بھی کر لی لیکن پھر یزیدی فوجوں کو دیکھتے ہی چھوڑ گئے۔ یہاں تک کہ وہ تن تنہا رہ گئے۔ اور پھر ان کو شہید ہی نہیں کیا بلکہ حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ اور آپ کے خاندان کے افراد کے ساتھ وہ کیا جو اللہ ہی جانتا ہے۔ تاریخ کربلا کے

واقعات میں اس قدر تضاد ہے کہ سمجھ ہی نہیں آتی کہ یہ تاریخ کسی بلوائی نے لکھی ہے یا سبائی نے یا خارجی نے لکھی ہے۔ واللہ اعلم۔

بس اتنا ہے کہ وہ مظلوم تھے اور سب شہید تھے اور شہید کرنے والے فاسق وظالم تھے۔ ہم تو حسینی ہیں اور سُنّی ہیں۔ نہ تو یزیدی ہیں، نہ ہی کسی بلوائی یا سبائی یا خارجی کے حامی ہیں۔ قیامت میں اللہ تعالیٰ امام حسین رضی اللہ عنہ کے ساتھ اُٹھائے۔ حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ اور ان کے ساتھ شہید ہونے والے سب رفقاء کو اللہ تعالیٰ آخرت میں بڑے بڑے درجات سے نوازیں گے اور اُن کو شہید کرنے والے جو بغیر توبہ کے مرے ہیں، ہمارا یہی عقیدہ اور سُنّی نظریہ ہے کہ وہ جہنم میں جلیں گے، چاہے وہ کوئی ہوں۔

آج اس دور میں بھی کتنے قتل ہوتے ہیں۔ لیکن قتل کرنے والے کرایہ کے قاتل ہوتے ہیں مگر نامزد ...... اکثر دفعہ دیکھا گیا ہے کہ ...... کوئی اور کر دیئے جاتے ہیں۔ اور اخبارات میں تو اکثر جھوٹی خبریں شائع کرا کرا ایک دوسرے کو بدنام کیا جاتا ہے۔

یہ تو اس دور کے واقعات ہیں۔ چودہ سو سال پہلے کا واقعہ جو سو دو سو سال بعد مؤرخین نے کتابوں میں سُن سنا کر لکھا۔ اس کی سچائی پر کیا نظریہ قائم کیا جائے جب کہ جس دور میں یہ تاریخیں لکھی گئیں۔ واقعہ کربلا کے موقع پر جس شخص کی حکومت تھی، اُس شخص کے خلاف بھی وہ حکمران تھے۔ اس لئے سچی بات

تو اتنی ہی ہے کہ یزید فاسق تھا۔ اُس کے دورِ حکومت میں واقعہ کربلا ہوا، پھر واقعہ حرّہ ہوا، پھر خانہ کعبہ کا محاصرہ ہوا۔ ان میں بے شمار لوگ ظلماً شہید ہوئے۔

اب یہ سب ظلم وستم کرنے والے جو بھی تھے ہم اُن کو عادل نہیں مانتے۔ ہم واقعہ کربلا کے موقع پر حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ نواسہ رسول ﷺ کے حامی ہیں۔ واقعہ حرّہ میں جن صحابہؓ نے دفاعی جنگ میں قربانی دی اور شہید ہوئے، اور قیادت کی، اُن کے ساتھ ہیں۔ یعنی حضرت محمد بن حنفیہؒ اور امام زین العابدینؒ مدینہ منورہ میں قیام پذیر تھے، اُن کے موقف کو درست مانتے ہیں اور جہاد کرنے والوں کے قائد عبداللہ بن حنظلہؓ اور عبداللہؓ بن مطیع دونوں صحابی ہیں، اُن کے موقف کی تائید کرتے ہیں۔ اور محاصرہ مکہ کے موقع پر ہم حضرت عبداللہؓ بن زبیر نواسہ صدیق اکبرؓ کے موقف کی حمایت کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اُن کے ساتھ ہمیں اٹھائے۔ یہ سب آلؓ و اصحابؓ رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں سے تھے۔ ان کی نیت پر ہم بدگمانی کریں گے تو ہمارا ایمان ضائع ہو جائے گا۔ لیکن غیر صحابی کی صفائی کی ہمیں ضرورت نہیں۔

(ا) اشرار مؤرخ سے اخیار تک تاریخ کے دو رُخ

مصر کے ایک روشن دماغ عالم اور فاضل اہل قلم علامہ محبّ اللہ الخطیب نے کیا خوب لکھا ہے:

خادم اہل سنت حافظ عبدالوحید الحنفی

و العجب لامة تسیء الی ابطالها و تشوه جمال تاریخها و تهدم امجادهاء کما یفعل الاشرار منا ثم ینتشر کید هئلاء هؤلاء الاشرار حتی یظن الخیار انه هو الحق

ترجمہ: اس اُمت پر تعجب ہے کہ یہ اپنے خاص اور نمایاں ترین اکابر (Heroes) کی بُرائی کرتی ہے۔ اپنی تاریخ کے حُسن جمال کو بدشکل و بدنما بناتی ہے اور اپنی بزرگیوں کو مٹاتی ہے۔ جیسا کہ ہم میں سے اشرار کرتے ہیں۔ پھر ان اشرار کا مکر و فریب یہاں تک اشاعت پذیر ہوتا ہے کہ (بعض) اخیار بھی یہ سمجھ لیتے ہیں کہ یہی حق ہے۔

(''العواصم من القواصم'' مطبوعہ مصر حاشیہ ص ۹۹، ''عادلانہ دفاع'' مؤلفہ سید نور الحسن شاہ بخاری ص ۲)

خادم اہلسنت حافظ عبدالوحید الحنفی

(۲) آفتِ عظیمہ

سید نور الحسن شاہ بخاری لکھتے ہیں: میں عرض کرتا ہوں کہ یہی سب سے بڑی آفت ہے کہ اشرارِ اُمّت نے بغض و عناد اور نفرت و عداوت کے سفلہ جذبات کی تسکین و تبرید کے لئے اسلافِ اُمت، اصحابِ رسول ﷺ کے خلاف بہتان طرازیاں، افتراپردازیاں اور الزام تراشیاں کیں اور پروپیگنڈا کے زور سے انہیں اس قدر ہوا دی کہ اخیارِ اُمت بھی اس جھوٹے پروپیگنڈا کا شکار ہو کر رہ گئے۔ اور پڑھے لکھے مسلمانوں کا آئینہ دِل و دماغ بھی غبار آلود و مکدّر ہو گیا۔ (''عادلانہ دفاع'' مؤلفہ سید نور الحسن شاہ بخاری ص ۵ مطبوعہ دار التصنیف والاشاعت محلّہ قدیر آباد ملتان)

(۳) تاریخ کی آڑ

سید نور الحسن شاہ بخاری لکھتے ہیں: دشمنانِ دین کا سب سے بڑا حربہ یہی تاریخ ہے۔ تاریخ کی آڑ لے کر اعدائے صحابہ، صحابہؓ کرام پر عموماً حملے کرتے ہیں۔ چنانچہ امام مظلوم (حضرت عثمانؓ ذوالنورین) کے خلاف بھی الزامات و افترآت کا جو طومار کھڑا کیا گیا ہے، اس کی اساس و بنیاد سر بسر تاریخ کے ریتے پر قائم ہے۔ فریب خوردہ مسلمان پادر ہوا اور بے اصل و اساس تاریخی روایات پر اپنے عقائد و نظریات کی بنیاد و اساس رکھتے ہیں۔ حالانکہ تاریخ پر عقائد کی تعمیر نہیں کی جاسکتی۔ (عادلانہ دفاع ص۸)

خادم اہلسنّت حافظ عبدالوحید الحنفی

(۴) تاریخ کا پایہ

علمی دُنیا میں خود تاریخ کا پایہ ''پائے چوبیں'' سے زیادہ اہمیت نہیں رکھتا۔ اور پائے چوبیں ''سخت بے تمیں'' مشہور ہے۔ (عادلانہ دفاع ص۸)

کتب سیرت کا درجہ

مولانا سید نور الحسن شاہ بخاری لکھتے ہیں: کوئی شک نہیں (کتب) سیرت کا درجہ (کتب) تاریخ سے بالاتفاق بلند و بالا ہے۔ مگر جب (کتب) سیرت کا یہ حال ہے کہ اس میں رطب و یابس ہر قسم کا مواد اور صحیح و سقیم ہر نوع کی روایات موجود ہیں تو تاریخ کی حقیقت کیا رہ جاتی ہے۔ (عادلانہ دفاع ص۹)

کتب سیرت وتاریخ کی حیثیت

مولانا شبلی نعمانیؒ لکھتے ہیں: سیرت پر اگرچہ آج بھی سینکڑوں تصانیف موجود ہیں لیکن سب کا سلسلہ جا کر صرف تین چار کتابوں پر منتہیٰ ہوتا ہے:

''کتاب المبتدا والمبعث والمعازی'' مؤلفہ محمد اسحٰق بن یسار المطلبی (۸۵ھ تا ۱۵۱ھ)

''المعازی واقدی'' مؤلفہ محمد بن عمر بن واقد اسلمی (المتوفی ۲۰۷ھ)

''طبقات الکبیر ابن سعد'' مؤلفہ ابوعبداللہ محمد بن سعد البصری (المتوفی ۲۳۰ھ)

''تاریخ الامم والملوک یعنی تاریخ طبری'' مؤلفہ ابی جعفر محمد بن جریر طبری (۲۲۴ھ تا ۳۱۰ھ)

ان کے علاوہ جو کتابیں ہیں وہ ان سے متاخرین ہیں اور ان میں جو واقعات مذکور ہیں، زیادہ تر انہی کتابوں سے لئے گئے ہیں۔ ان میں سے واقدی تو بالکل نظر انداز کر دینے کے قابل ہے۔ محدثین بالاتفاق لکھتے ہیں کہ وہ خود اپنے جی سے روایتیں گھڑتا ہے[۱]......

خادم اہلسنّت حافظ عبدالوحید الحنفی

مؤرخ واقدی

(۱) حضرت مولانا سعید انصاری لکھتے ہیں: واقدی کا نام محمد بن عمر واقد

---

[۱]......یعنی آج کل ناول نگار جس طرح ناول لکھتے ہوئے ایسا مضمون بناتا ہے کہ پڑھنے والے اسے حقیقت سمجھتے ہیں۔ حالاں کہ وہ ایک فرضی داستان گوئی کا کرشمہ ہوتا ہے۔

اسلمی ہے۔ محدثین نے بالاتفاق اُن کی روایتوں کو قبول نہیں کیا۔ چنانچہ امام احمد بن حنبلؒ، ابن مبارکؒ، ابن نمیرؒ، اسمٰعیل بن زکریاؒ، یحیٰ بن معینؒ، ہیثم بن عدیؒ، امام بخاریؒ سب ان کو متروک کہتے ہیں۔

وہ مغازی، سیرت اور فتوحات کے عالم تھے۔ اور اس باب میں ابن سعد، ابراہیم حربی، مصعب زبیری وغیرہ سے ان کی مدح منقول ہے لیکن محدثین نے ان کو تاریخ میں بھی غیر معتبر قرار دیا ہے۔

(۲) امام شافعیؒ فرماتے ہیں: واقدی کی تمام کتابیں سرتاپا جھوٹ ہیں۔

(۳) امام نسائیؒ کہتے ہیں: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر جھوٹ بولنے والے چار شخص مشہور ہیں: مدینہ میں ابراہیم بن یحیٰ، بغداد میں واقدی، خراسان میں مقاتل، شام میں محمد بن سعید۔

(۴) ابن مدینیؒ فرماتے ہیں: اس کے پاس بیس ہزار (۲۰۰۰۰) حدیثیں ایسی ہیں، جن کی کوئی اصل نہیں۔

(۵) امام ابوداؤدؒ کا قول ہے: وہ حدیث بناتا ہے۔

(۶) امام شافعیؒ سے منقول ہے کہ مدینہ میں سات آدمی سندیں وضع کرتے تھے۔ واقدی بھی انہی میں سے تھا۔

(تقریب التہذیب ترجمہ "محمد بن عمر واقدی"...... عادلانہ دفاع مؤلفہ سید نور الحسن شاہ بخاری ص۱۲)

(۷) مولانا شبلی نعمانی لکھتے ہیں: واقدی کی لغو بیانی مسلمۂ عام ہے اور

خادم اہلسنت حافظ عبدالوحید الحنفی

اس لئے ان کی شہرت بدنامی کی شہرت ہے۔

(سیرت النبی مؤلفہ شبلی نعمانی حصہ اول طبع ششم مطبع معارف اعظم گڑھ ص ۲۳)

(۸) امام شافعیؒ فرماتے ہیں کہ واقدی کی تمام تصانیف جھوٹ کا انبار ہیں۔ کتب سیرت کی اکثر بیہودہ روایتوں کا سرچشمہ انہی کی تصانیف ہیں۔ (ایضاً ص ۳۴)

(۹) مؤرخ علامہ طبری تحریر فرماتے ہیں: اور واقدی نے حضرت عثمانؓ کی طرف مصریوں کی روانگی کے سبب کے بارے میں بہت سی باتیں ذکر کی ہیں، جن میں سے بعض کا ذکر گذر چکا ہے اور بعض کے ذکر سے میں نے اعراض کیا ہے۔ کیوں کہ **کراھة فی ذکرہ بشاعه** (ان کی قباعت وشناعت کی وجہ سے مجھے ان کے ذکر سے گھن آتی ہے)۔ (تاریخ طبری ج ۳ ص ۳۹۱)

غور فرمائیے: مؤرخ واقدی کے بعض واقعات کے ذکر سے بھی گھن آتی ہے۔

(۱۰) الامام الحافظ المحدث شمس الدین الذہبی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۷۴۸ھ) لکھتے ہیں: امام احمد بن حنبلؒ نے فرمایا: ”**ھو کذابٌ یقلب الاحادیث**“ وہ (واقدی) جھوٹا ہے، احادیث میں اُلٹ پھیر کرتا ہے۔

(۱۱) ابن معینؒ کا قول ہے: وہ ثقہ نہیں۔ اور بعض دفعہ فرمایا: اس کی حدیث نہ لکھی جائے۔ (میزان الاعتدال مطبوعہ مصر ج ۳ ص ۱۱۰، ترجمہ ”محمد بن عمر بن واقد اسلمی“)

(۱۲) امام بخاریؒ اور امام ابوداؤدؒ نے کہا: وہ متروک ہے۔ (ایضاً)

(۱۳) امام ابوحاتمؒ اور امام نسائیؒ نے کہا: ”**یصنع الحدیث**“ وہ حدیثیں

خادم اہلسنت عبدالوحید الحنفی

وضع کرتا ہے۔ (ایضاً)

(۱۴) دار قطنیؒ نے کہا: "**فیه ضعف**" یعنی وہ ضعیف ہے۔ (ایضاً)

(۱۵) ابن عدیؒ کا قول ہے: اس کی احادیث محفوظ نہیں۔ (ایضاً)

(۱۶) ابن مدینیؒ کہتے ہیں: واقدی حدیث وضع کرتا ہے۔ اس نے تیس ہزار (۳۰۰۰۰) حدیثیں روایت کی ہیں جو غریب (مجروح) ہیں۔ **لا ارضاه فی الحدیث و لا فی الانساب و لا فی شیء** (میں اسے حدیث میں، انساب میں اور کسی چیز میں پسند نہیں کرتا)۔ (میزان الاعتدال ص ۱۱۱)

(۱۷) ابن راہویہؒ کا قول ہے: وہ میرے نزدیک حدیث وضع کرنے والوں میں سے ہے۔

(۱۸) علامہ ذہبی رحمہ اللہ نے متعدد اقوال، اس کے ثقہ ہونے کے متعلق بھی نقل کئے ہیں۔ اور آخر میں لکھا ہے: "**و استقرا لاجماع علی وهن الواقدی**" اور واقدی کے ضعف پر اجماع ہو چکا ہے۔ (میزان الاعتدال ص ۱۱۱)

(۱۹) شیخ الاسلام حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "**متروک مع وسعة علمه**" (واقدی) باوجود وسعت علم کے متروک ہے۔

تاریخ کی وہ روایات جن کی تائید ائمہ اسماء الرجال اپنی کتب میں کریں تو لائق اطمینان ہوں گی۔

خادم اہلسنّت حافظ عبدالوحید الحنفی

تاریخ کے متعلق امام ابن تیمیہؒ کا فیصلہ

(۲۰) علامہ ابن تیمیہؒ لکھتے ہیں: المؤرّخون الذین یکثر الکذب فیما یرونهٗ و قلّ ان یسلم لهم نقلهم من الزیادة و النقصان
(منہاج السنۃ ج۳ مطبوعہ مصر ص ۱۹۶)

مؤرخین اکثر اپنی روایات جھوٹ بیان کرتے ہیں۔ اور ان کی نقل روایت کمی بیشی سے بہت کم محفوظ ہوگی۔

ایک دوسرے مقام پر لکھتے ہیں: و انما هو من جنس نقلة التواریخ التی لا یعتمد علیها اولوا الابصار (منہاج السنۃ ج۳ ص ۲۴۲)

اور یہ تاریخی منقولات کی قسم ہے جن پر دانا بینا لوگ کبھی اعتماد نہیں کرتے۔

خادم اہلسنت حافظ عبدالوحید الحنفی

سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم مؤلفہ محمد بن اسحٰق

شبلیؒ نعمانی ان کے حالات کے بارے میں لکھتے ہیں: محمد بن اسحٰق بن یسار مطلبی (المتوفی ۱۵۰ھ) نے فن مغازی میں سب سے زیادہ شہرت حاصل کی۔ وہ امام فن مغازی کے نام سے مشہور ہیں۔ شہرت عام میں اگرچہ واقدی اُن سے کم نہیں لیکن واقدی کی لغو بیانی مسلمہ عام ہے اور اس لئے ان کی شہرت بدنامی کی شہرت ہے۔[۱] واقدی تو بالکل نظر انداز کر دینے کے قابل ہے۔ محدثین بالاتفاق لکھتے

۱۔۔۔۔۔ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم مؤلفہ شبلی نعمانی ص ۲۳

ہیں کہ وہ خود اپنے جی سے روایتیں گھڑتا ہے۔اور حقیقت میں واقدی کی تصنیف خود اس بات کی شہادت ہے۔ایک ایک جزئی واقعہ کے متعلق جس قسم کی گوناں گوں اور دلچسپ تفصیلیں وہ بیان کرتا ہے، آج کوئی بڑے سے بڑا واقعہ نگار چشم دید واقعات اس طرح قلم بند نہیں کرسکتا۔ا

محمد بن اسحٰق تابعی ہیں۔ ایک صحابی (حضرت انسؓ) کو دیکھا ہے۔علم حدیث میں کمال تھا۔امام شہاب الدین زہری کے دروازہ پر دربان مقرر تھے کہ کوئی شخص بغیر اطلاع کے نہ آئے۔لیکن محمد بن اسحٰق کو عام اجازت تھی کہ جب چاہیں چلے آئیں۔اُن کے ثقہ اور غیر ثقہ ہونے کی نسبت محدثین میں اختلاف ہے۔امام مالک اُن کے سخت مخالف ہیں۔لیکن محدثین کا عام فیصلہ یہ ہے کہ مغازی اور سِیَر میں ان کی روایتیں استناد کے قابل ہیں۔

امام بخاریؒ نے صحیح بخاری میں اُن کی روایت نہیں لی لیکن جزء القراۃ میں اُن سے روایت کی ہے۔تاریخ میں تو اکثر واقعات ان ہی سے لیتے ہیں۔ا

ابن حبان نے کتاب الثقات میں لکھا ہے کہ محدثین کو محمد بن اسحٰق کی کتاب پر اعتراض تھا تو یہ تھا کہ خیبر وغیرہ کے واقعات وہ اُن یہودیوں سے دریافت کر کے داخل کتاب کرتے تھے جو مسلمان ہو گئے۔اور چونکہ یہ واقعات انہوں نے یہودیوں سے سنے ہوں گے، اس لئے اُن پر پورا اعتماد نہیں ہوسکتا۔۲

ا......سیرت النبی ﷺ مؤلفہ شبلی نعمانی ص ۴۸ ۲......سیرت النبی ﷺ مؤلفہ شبلی نعمانی ص ۲۴

ابن سعد اور طبقات ابن سعد

واقدی کے شاگرد ابوعبداللہ محمد بن سعد البصری (المولود ۱۶۸ھ المتوفی ۲۳۰ھ) یہ موالی بنی ہاشم سے تھے۔ بصرہ میں پیدا ہوئے۔ لیکن بغداد میں سکونت اختیار کر لی تھی۔ بلاذری جو مشہور مورّخ ہیں، انہی کے شاگرد ہیں۔

ان کی کتاب کا نام طبقات ہے جو ۱۲ جلدوں میں ہے۔ اس کتاب کا بڑا حصہ واقدی سے ماخوذ ہے۔ لیکن چونکہ تمام روایتیں بہ سند مذکور ہیں، اس لئے واقدی کی روایتیں بہ آسانی الگ کی جا سکتی ہیں۔ (سیرت النبی ﷺ مؤلفہ شبلی نعمانی ج۱ص۲۶)

(۲) علامہ شبلی نعمانیؒ لکھتے ہیں: ابن سعد کی نصف سے زیادہ روایتیں واقدی کے ذریعہ سے ہیں، اس لئے ان روایتوں کا وہی رُتبہ ہے جو خود واقدی کی روایتوں کا ہے۔ باقی رُواۃ میں سے بعض ثقہ ہیں اور بعض غیر ثقہ۔

(سیرت النبی ﷺ مؤلفہ شبلی نعمانی حصہ اول ص۴۹)

مؤرخ علامہ ابن جریر طبری اور تاریخ طبری

تاریخ الامم والملوک یعنی تاریخ طبری کے مصنف علامہ ابی جعفر محمد بن جریر طبری (المولود ۲۲۴ھ المتوفی ۳۱۰ھ) نے سات سال کی عمر میں حفظ قرآن کی سعادت حاصل کی۔ ابتدائی تعلیم حاصل کرنے کے بعد بغداد گئے۔ یہاں آنے کا مقصد امام احمد بن حنبلؒ سے علم حدیث سیکھنا تھا۔ مگر ان کی آمد سے کچھ

عرصہ قبل امام احمد بن حنبلؒ ۲۴۱ھ میں وفات پا چکے تھے۔

بعد ازاں بصرہ، کوفہ میں کچھ دنوں تک قیام کیا، پھر وہ مصر روانہ ہوئے، مگر راستے میں علم حدیث کی تحصیل کے لئے دمشق ٹھہر گئے۔ اس کے بعد جب وہ مصر پہنچے تو ان کے علم و فضل کا شہرہ دور دور تک پھیل چکا تھا۔

یہاں سے لوٹ کر علامہ ابن جریر طبری بغداد آئے۔ اور یہاں ہی طبرستان کے دو سفروں کے علاوہ ساری زندگی بسر کی اور بغداد ہی میں ۹۲۲ء بمطابق ۳۱۰ھ میں انہوں نے وفات پائی۔

علامہ ابن جریر طبری مصر سے واپسی کے دس سال تک فقہ شافعی کے مقلد رہے مگر بعد ازاں انہوں نے اپنا الگ فقہی مذہب قائم کیا۔ جس کے پیروان کے والد کے نام کی مناسبت سے جریریہ کے نام سے موسوم کئے گئے۔ ان کے فقہی مسلک کے مطالعہ سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ علامہ طبری نے اصول میں کم اور فروع میں زیادہ امام شافعی سے اختلاف کیا ہے۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ان کا قائم کردہ فقہی مذہب جلد ختم ہو گیا۔ مگر یہ ظاہر ہے کہ امام احمد بن حنبلؒ سے ان کے اختلاف زیادہ اصولی ہیں اور اس بنا پر وہ امام احمد بن حنبلؒ کو محدث تسلیم کرتے ہیں مجتہد نہیں۔ امام احمدؒ کے مسلک سے شدید اختلافات کا نتیجہ یہ ہوا کہ حنبلی جن کی بغداد میں اکثریت تھی اور حکومت کی سرپرستی انہی کو حاصل تھی، وہ علامہ طبری کے خلاف ہو گئے۔ اور ایک ایسا وقت بھی آیا کہ بعض قرآنی آیات کی

خادم اہلسنّت حافظ عبدالوحید الحنفی

تفسیر میں اختلاف کی بنا پر ایک بڑے ہجوم نے ان کے گھر کا محاصرہ کر لیا اور انہیں اپنے مکان میں محصور ہونا پڑا۔ جب تک بغداد کے صاحب الشرطہ نے اس ہنگامہ کو فرو نہ کیا، علامہ موصوف محصور ہی رہے۔ مگر ان کے مخالفین نے (ان کے بعض عقائد کی بنا پر) ان پر کفر کا فتویٰ لگا کر ان کی شہرت کو کافی نقصان پہنچایا۔[1]

علامہ طبری کی کتاب ''تاریخ الامم والملوک'' ہے۔ اس میں علامہ طبری کا انداز یہ ہے کہ انہوں نے ایک واقعہ سے متعلق مختلف روایات کو نہایت سلیقہ سے یک جا کر دیا ہے۔ اور روایت کے پورے اسناد کو بیان کر کے تنقید و تبصرہ کا کام قاری پر چھوڑ دیا ہے۔

چنانچہ علامہ ابن جریر طبری خود تاریخ طبری کے مقدمہ میں لکھتے ہیں: اس کتاب (تاریخ طبری) کو پڑھنے والے کو یہ بات ذہن نشین رکھنی چاہیے کہ جو کچھ اس کتاب میں سابقہ تفصیل کے متعلق بیان کیا جائے گا، اس کا اصل مواد وہ اخبار و آثار ہیں جو اس مقام پر مجھ سے بیان ہوں گی۔...... کیوں کہ اخبار گذشتہ اور ماضی کے حوادث کا علم، اس قوم کو جس نے ان کو اپنی آنکھوں سے نہیں دیکھا، صرف خبروں اور بیان دینے والوں کے بیان سے ہی مل سکتا ہے۔ جب کہ ہم استخراج عقلیہ اور استنباط فکریہ کے ساتھ ان حالات کا علم نہیں لگا سکتے۔ لہٰذا ہماری اس کتاب میں کسی خبر و روایت کو پڑھنے والا اجنبی سمجھے یا سننے والا قبیح قرار

---

[1]...... تاریخ طبری ج ۱ مقدمہ ص ۱۷، مطبوعہ نفیس اکیڈمی اردو بازار کراچی

خادم اہلسنت حافظ عبدالوحید الحنفی

دے صرف اس بنا پر کہ وہ اس روایت کو درست نہیں سمجھتا تو "فلیعلم انّہ لم یؤت فی ذٰلک من قبلنا و انّما اتی من قبل بعض ناقلیہ الینا" (اُسے جان لینا چاہیے کہ ہم نے اپنی طرف سے کوئی ملمع سازی یا رنگ آمیزی نہیں کی بلکہ بعض ناقلین سے وہ ہمیں اسی طرح آ پہنچی ہیں۔ پس ہم نے ان کو اسی طرح آگے لکھ دیا، جس طرح وہ ہم تک پہنچی تھیں۔[1]

تاریخ طبری کا مقام

مولانا سید نور الحسن شاہ بخاری لکھتے ہیں: غور فرمایئے! امام طبری کی شخصیت کتنی عظیم المرتبت ہے مگر اس کے باوجود ان کی شہرہ آفاق اور تمام تاریخوں کی اصل واساس تاریخ 'تاریخ الامم والملوک' المعروف بہ تاریخ طبری کا یہ حال ہے کہ اس میں بھی غلط روایات موجود ہیں۔

(عادلانہ دفاع ج ا ص ۱۸ مولفہ مولانا نور الحسن شاہ بخاری)

(۲) تاریخ اسلام کے مؤلف مولانا شاہ معین الدین ندوی تحریر فرماتے ہیں: بہت سے غلط واقعات تاریخ کا جزء بن گئے حتیٰ کہ مؤرخ ابن جریر طبری اپنی محدثانہ تنقید کے باوجود اپنی کتاب کو غلط روایات سے محفوظ نہ رکھ سکا۔ اور آغاز تاریخ اسلام میں جو واقعات پولیٹیکل مقاصد کے لئے تراشے گئے تھے، اس میں داخل ہو گئے۔ (سیرت الصحابہؓ ج ۶ ص ۹۴ مؤلفہ معین الدین ندوی)

---

[1] ...... تاریخ طبری ج ا مقدمہ ص ۱۷، مطبوعہ نفیس اکیڈمی اردو بازار کراچی

(۳) کتاب 'سیرت النبی ﷺ' کے مؤلف علامہ شبلی نعمانی لکھتے ہیں: ابن سعد اور طبری میں کسی کو کلام نہیں۔ لیکن افسوس ہے کہ ان لوگوں کا مستند ہونا، ان کی تصنیفات کے مستند ہونے پر چنداں اثر نہیں ڈالتا۔ یہ لوگ خود شریک واقعہ نہیں، اس لئے جو کچھ بیان کرتے ہیں اور راویوں کے ذریعہ سے بیان کرتے ہیں۔ لیکن ان کے بہت سے رواۃ ضعیف الروایۃ اور غیر مستند ہیں۔

(سیرت النبی ﷺ حصہ اول ص ۴۵ مؤلفہ شبلی نعمانی)

(۴) خود علامہ طبری ایک خاص واقعہ کے متعلق لکھتے ہیں: اور واقدی نے حضرت عثمانؓ کی طرف مصریوں کی روانگی کے سبب کے بارے میں بہت سی باتیں ذکر کی ہیں۔ جن میں سے بعض کا ذکر گزر چکا ہے اور بعض کے ذکر سے میں نے اعرض کیا ہے۔ (تاریخ طبری ج ۳ ص ۳۹۱)

(۵) علامہ طبری نے لغو و لچر اور غلیظ و متعفن باتوں کو حذف کر دیا۔ پھر بھی جو کچھ بچ گیا، ابھی اس میں بہت سے ''افسانے'' باقی ہیں۔

(عادلانہ دفاع ج ۱ ص ۱۹ مولفہ مولانا نور الحسن شاہ بخاری)

علامہ طبری میں فی الجملہ تشیع تھا

(۶) علامہ ذہبی نے میزان الاعتدال میں لکھا ہے کہ ابن جریر اسلام کے معتمد اماموں میں سے ایک بڑے امام ہیں۔...... ان میں فی الجملہ تشیع تھا۔

(۷) علامہ شبلی نعمانی لکھتے ہیں: بعض محدثین (سلیمانی) نے ان کی نسبت

خادم اہلسنت حافظ عبدالوحید الحنفی

لکھا ہے کہ یہ شیعوں کے لئے حدیثیں وضع کیا کرتے تھے۔ میزان الاعتدال میں علامہ ذہبی نے اسی موقع پر لکھا ہے کہ ان میں فی الجملہ تشیع تھا۔ تمام مستند اور مفصل تاریخیں مثلاً تاریخ کامل ابن الاثیر، ابن خلدون، ابو الفدا وغیرہ ان ہی کی کتاب سے ماخوذ اور اسی کتاب کے مختصرات ہیں۔ یہ کتاب بھی ناپید تھی اور یورپ کی بدولت شائع ہوئی۔ (ماخوذ سیرت النبی ﷺ حصہ اول ص ۲۷ مؤلفہ علامہ شبلی نعمانی)

(۸) علامہ شبلی نعمانی لکھتے ہیں: طبری کے بڑے بڑے شیوخِ روایت مثلاً سلمۃ ابرشی، ابن سلمۃ وغیرہ ضعیف الروایت ہیں۔ اسی بناء پر مجموعی حیثیت سے سیرت کا ذخیرہ کتب حدیث کا ہم پلہ نہیں۔ البتہ ان میں سے جو تحقیق وتنقید کے معیار پر اُتر جائے، وہ حجت اور استناد کے قابل ہے۔

(سیرت النبی ﷺ حصہ اول ص ۴۹ مؤلفہ علامہ شبلی نعمانی)

(۹) طبری اپنی مرویات میں حجت اور ثقہ سمجھے جاتے ہیں لیکن بیشتر انہوں نے ضعیف یا باطل مرویات کا ذکر کیا ہے، جن کے اسناد کے سلسلہ میں ان راویوں پر اکتفا کیا ہے جو اپنے زمانے میں معروف ومشہور تھے۔ جیسا کہ انہوں نے ابو مخنف سے مرویات لے لی ہیں۔ حالانکہ وہ متعصب شیعہ تھا، اس کے باوجود طبری نے بیشتر روایات اس کی سند سے قبول کر لی ہیں۔ گویا اپنی ذمہ داری سے سبکدوشی اختیار کر کے سارا بار ابو مخنف پر ڈال دیا ہے۔

("سیرت نبوی عبرت ونصیحت کا لازوال خزانہ" اردو مصنفہ ڈاکٹر مصطفیٰ سباعی مترجم مزمل حسین فلاحی)

خدام اہلسنت حافظ عبدالوحید الحنفی

کتب حدیث کا مقام

مولانا سید نورالحسن شاہ بخاری لکھتے ہیں: تاریخ اور سیرت سے قطع نظر کہ ان کی روایات تو اکثر بے سند اور بے سر و پا ہوتی ہیں، احادیث کی روایات کا یہ حال ہے، جن کی باضابطہ سند ہوتی ہے کہ فضائل و مناقب سے متعلق مبالغہ آمیز کمزور اور موضوع روایات کتابوں میں موجود ہیں۔ (عادلانہ دفاع ص ۱۲)

(۲) علامہ شبلی نعمانیؒ لکھتے ہیں: اس موقع پر ایک خاص نکتہ لحاظ کے قابل ہے۔ یہ مسلّم ہے کہ حدیث و روایت امام بخاریؒ اور مسلمؒ سے بڑھ کر کوئی شخص کامل فن پیدا نہیں ہوا۔...... فضائل و مناقب کے متعلق جس قسم کی مبالغہ آمیز روایات بیہقی، ابونعیم، بزاز، طبرانی وغیرہ میں پائی جاتی ہیں، بخاری و مسلم میں ان کا پتہ نہیں لگتا۔ بلکہ اس قسم کی حدیثیں جو نسائی، ابن ماجہ، ترمذی وغیرہ میں پائی جاتی ہیں، صحیحین میں وہ بھی مذکور نہیں۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ جس قدر تحقیق و تنقید کا درجہ بڑھتا جاتا ہے، مبالغہ آمیز روایتیں گھٹتی جاتی ہیں۔ سیرت پر جو کتابیں لکھی گئی ہیں وہ زیادہ تر اسی قسم کی کتابوں طبرانی، بیہقی، ابونعیم وغیرہ سے ماخوذ ہیں۔ اس لئے ان میں کثرت سے کمزور روایتیں درج ہو گئیں اور اسی بناء پر محدثین کو کہنا پڑا کہ سِیَر میں ہر قسم کی روایتیں ہوتی ہیں۔

(ملخصاً بلفظہٖ...... سیرت النبی ﷺ حصہ اول ص ۵۳ مؤلفہ شبلی نعمانی)

خادم اہلسنت حافظ عبدالوحید الحنفی

صحابہؓ واہل بیتؓ کی مدح وذمّ

فضائل ومناقب اور مدح وستائش کے ساتھ ساتھ قدح و مذمت میں بھی احادیث وضع کی گئیں۔شہرہ آفاق محدث علامہ ملا علی قاریؒ (المتوفی ۱۰۱۴ھ) کذابین کی وضع کردہ روایات کے سلسلہ میں لکھتے ہیں:

و من ذلک الاحادیث فی ذم معاویه و ذم عمرو بن العاص و ذم بنی امیه و مدح المنصور و اسفاح و کذا ذم یزید و الولید و مروان بن الحکم (الموضوعات الکبیر مطبوعہ حیدر آباد ص ۱۶۹)

ترجمہ: اور انہی موضوعات میں سے ہیں وہ احادیث جو (حضرت امیر معاویہؓ، (حضرت) عمرو بن العاصؓ، بنوامیہ کی مذمت اور منصور اور سفاح (بنوعباس) کی مدح میں ہیں۔اور اسی طرح یزید، ولید اور مروان بن حکم کی مذمت میں جو احادیث ہیں، سب موضوع ہیں۔

صحابہ کرامؓ اور بنوامیہ کے خلاف طوفانِ بدتمیزی

مولانا سید نورالحسن شاہ بخاری لکھتے ہیں: حضرت ملا علی قاری رحمہ اللہ کے اس کلام سے یہ حقیقت بھی منکشف ہوگئی کہ بنوعباس کی عہد حکومت میں صرف تاریخ اسلام کی تدوین نہیں ہوئی جس میں بنوامیہ کے خلاف ''افسانے'' تصنیف

کئے گئے، بلکہ اس عہد میں احادیث کا بھی ایک ''دفتر بے پایاں'' وضع کیا گیا۔ جن میں رؤسا بنی امیہ کی جی بھر کر مذمت کی گئی اور طوفانِ بدتمیزی برپا کیا گیا۔

حضرت امیر معاویہؓ، حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما اور مروان و یزید کے خلاف جو احادیث گھڑی گئیں، ان کا منشا سیاسی رقابت تھی۔ بنو عباس نے پولیٹیکل اغراض کی تکمیل اور سیاسی جذبات کی تسکین کے لئے اپنے سیاسی حریفوں کے خلاف کذاب و وضاع کرایہ کے بندوں سے ''خرافات'' تصنیف کرائیں، جنہیں سبائیوں نے ہوا دی۔ اور بے خبر و فریب خوردہ مسلمانوں نے ان خرافات کو حدیث اور افسانوں کو تاریخ سمجھ کر قبول کر لیا۔ جب احادیث و سیَر کی روایات کا یہ حال ہے تو تاریخ کی حقیقت کیا ہوگی، جس کا آگا نہ پیچھا، مصدر نہ ماخذ۔ (عادلانہ دفاع مؤلفہ سید نور الحسن شاہ بخاری ص۱۴)

خادم اہلسنت حافظ عبدالوحید الحنفی

امام ابن العربی[1] کا ارشاد

قاضی ابوبکر بن العربی (المولود ۴۶۸ھ المتوفی ۵۴۳ھ) تحریر فرماتے ہیں:

فاقبلوا الوصیة و لاتلتفتوا الا الی اصح من الاخبار و اجتنبوا اھل التواریخ ...... و من نظر الی افعال الصحابة تبین منھا

[1] آپ کی عظمت شان و رفعت مقام کا اندازہ اسی سے کر لیجئے کہ حجۃ الاسلام امام غزالیؒ آپ کے شیوخ واساتذہ اور قاضی عیاضؒ مؤلف ''الشفاء''، ابو العباس ابن رشد، عبدالرحمٰن ابن عبداللہ الھیلی، ابو عبداللہ العبدوی شارح صحیح مسلم ایسے یگانۂ عصر ائمہ دین اور کبار امت آپ کے تلامذہ میں شامل ہیں۔ (عادلانہ دفاع ص۱۵)

بطلان هذه الهتوك التي يختلقها اهل التواريخ فيدشونها في قلوب الضعفاء (العواصم من القواصم مطبوعہ قاہرہ مصر ص ۲۴۴)

ترجمہ: میری وصیت یاد رکھو اور سوائے صحیح احادیث و روایات کے کسی بات کی طرف التفات نہ کرو اور (خاص کر) مؤرخین سے بچو۔...... اور جس نے بھی صحابہؓ کرام کے حالات و کردار پر نگاہ کی ہے، اس پر ان توہین آمیز الزامات کا بطلان واضح ہو گیا، جنہیں اہل تواریخ نے گھڑا اور ان سے کمزور قسم کے لوگوں کو گمراہ کرتے ہیں۔

آگے چل کر پھر ارشاد فرماتے ہیں: یہ میں نے تمہیں اس لئے کہا ہے کہ تم مخلوق سے بچو۔ خصوصاً مؤرخین اور ادیبوں سے، یہ لوگ (عموماً) دین کے مقام و احترام سے جاہل ہیں۔ پس تم ان کی روایات کی پرواہ نہ کرو اور ائمہ حدیث کے سوا کسی کی روایت قبول نہ کرو۔

صحابہؓ کرام کے خلاف مؤرخین کی روایات

فانهم ينشئون احاديث فيها استحقار الصحابة و السلف و الستخفاف بهم (العواصم من القواصم مطبوعہ قاہرہ مصر ص ۲۴۷)

بلاشبہ یہ لوگ احادیث وضع کرتے ہیں، جن میں صحابہؓ کرام اور سلف صالحین کی تحقیر اور ان کا استخفاف ہوتا ہے۔

آگے لکھتے ہیں: میں تم سے برملا کہتا ہوں کہ جب تم اپنے خلاف دینار بلکہ

درہم تک کا دعویٰ تسلیم نہیں کرتے جب تک کہ مدعی سچا، تہمتوں سے بری اور خواہشات نفسانی سے محفوظ نہ ہو تو تم احوال سلف اور مشاجراتِ صحابہؓ کے بارے میں ایسے آدمی کی بات کیسے مان لیتے ہو۔

فمن ليس له مرتبته فى الدين فكيف العدالة

ترجمہ: جس کا عدالت تو کجا، دین میں بھی کوئی مقام نہیں۔

(العواصم من القواصم مطبوعہ قاہرہ مصر ص۲۵۲)

عجیب وغریب انصاف پر مبنی نکتہ

مولانا سید نورالحسن شاہ بخاری لکھتے ہیں: ربّ العزت حضرت امام ابن عربی رحمہ اللہ کی قبر کو اپنے انوار سے منور ومبرّ د رکھے، کیا خوب نکتہ بیان فرمایا ہے کہ جب تم لین دین، روپے پیسے کے بارے میں اپنے خلاف کسی مشتبہ مدعی کا دعویٰ تسلیم نہیں کرتے تو سلف صالحین خصوصاً صحابہؓ کرام کے باہمی احوال و اختلاف کے بارے میں ان ملحد و بے دین فاسق و فاجر، مفتری و کذاب لوگوں کی ہزلیات کیوں کر قبول کر لیتے ہو۔ کیا یارانِ نبی ﷺ اور اسلافِ امت کی ناموس و آبرو تمہارے چند کھوٹے سکّوں کے برابر بھی نہیں۔

(عادلانہ دفاع مؤلفہ مولانا سید نورالحسن بخاری ص۱۷)

خادم اہلسنت حافظ عبدالوحید الحنفی

تاریخ اسلام یا خبروں کا ڈھیر

حقیقت یہ ہے کہ تاریخ طبری تک ہماری تاریخ نہیں۔ البتہ صحیح وسقیم روایات کا ڈھیر اور رطب و یابس معلومات کا ذخیرہ اور کھری کھوٹی باتوں کا طومارہ انبار ہے۔ اسے تاریخ اسلام سے تعبیر کرنا اسلام پر ظلم ہے۔ اس قسم کے مجموعہ رطب و یابس سے تاریخ اسلام کو اخذ تو کیا جا سکتا ہے۔ اسے تاریخ اسلام کہا نہیں جا سکتا۔ (عادلانہ دفاع مؤلفہ مولانا سید نورالحسن بخاری ص۱۹)

مصدقہ تاریخ نہیں مادۂ تاریخ

درحقیقت ہماری طبری تک کی تاریخی روایات تاریخ نہیں۔ البتہ ایسا مواد ضرور ہے، جس سے تاریخ اخذ و مرتب کی جا سکتی ہے۔ علامہ محبّ اللہ خطیب لکھتے ہیں: بلاشبہ اسلامی تاریخ کی تدوین بنوامیہ کے زوال اور (بنوعباس کی) سلطنت کے قیام کے وقت، جن کو بنوامیہ کے محاسن و مفاخر کا ذکراذکار تک نہیں بھاتا تھا، شروع ہوئی۔ تاریخ اسلامی کی تدوین تین قسم کے گروہوں نے کی:

ایک گروہ وہ تھا جو اعداء بنوامیہ کے تقرّب کے پیشِ نظر اشعار کہتا اور کتابیں تالیف کرتا تھا۔

دوسرا گروہ وہ تھا جو اپنے زعم باطل میں یہ سمجھتا تھا کہ دین کامل نہیں ہوتا اور نہ اللہ تعالیٰ کا قرب نصیب ہوتا ہے، جب تک حضرت ابوبکر وعمر وعثمان اور بنو

عبد شمس بنوامیہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کی شہرت کو داغدار نہ کیا جائے۔

تیسرا گروہ و طائفة ثالثه من اهل الانصاف و الدین کالطبری و ابن عساکر و ابن الاثیر، ابن کثیر رات ان من الانصاف ان یجتمع اخبار الاخبار ببین من کل المذاهب و المشارب کلوط ابن یحی الشیعی محترق و سیف بن عمر العراقی المعتدل (العواصم من القواصم حاشیہ ص۱۷۷)

اور تیسرا گروہ وہ اہل انصاف واہل دین کا تھا جیسے طبری وابن عساکر وابن اثیر اور ابن کثیر (رحمہم اللہ)۔ان کے نقطہ نظر میں انصاف یہ تھا کہ ہر مذہب ومشرب کے اہل خبر مثلاً جلے بھنے شیعی (ابومخنف)، لوط بن یحییٰ اور معتدل قسم کے سیف بن عمر عراقی کی خبریں جمع کر دی جائیں۔

اور شاید ان میں سے بعض ارباب اقتدار کی رضا جوئی کے پیش نظر اس پر مجبور ہو گئے ہوں اور ان میں سے اکثر نے اپنی خبر کے راویوں کے نام ذکر کر دیئے ہیں تا کہ ہر خبر کے راوی پر بحث کر کے اس (کی صحت یا عدم صحت) پر بصیرت حاصل کر لی جائے۔

و قدد ملت الینا هذا التر که لاعلی انها هی تاریخنا بل انها مادّة غزیرة للدرس و البحث یستخرج منها تاریخنا

اور بالیقین (بدقسمتی سے) امت مسلمہ کو یہی (ذخیرہ رطب و یابس) ترکہ

میں ملا۔ یہ ہماری تاریخ نہیں ہے بلکہ یہ بحث و مطالعہ کے لئے ایک وافر و کثیر مواد و ذخیرہ ہے، جس سے ہماری تاریخ کا استخراج کیا جا سکتا ہے۔
(العواصم من القواصم حاشیہ ص ۱۷۷)

بنی عباس کے دورِ حکومت میں تاریخ نویسی کا آغاز

مولانا شاہ معین الدین ندوی تحریر فرماتے ہیں: بنی عباس کی حکومت قائم ہوئی۔ یہ سب بنی امیہ کے نہایت سخت دشمن تھے۔ اسی زمانہ میں تاریخ نویسی کا آغاز ہوا۔ اس لئے ایسی بہت سی غلط روایتیں جو عرصہ سے زبانوں پر چڑھی چلی آ رہی تھیں، تاریخوں میں داخل ہو گئیں۔ کیوں ایسے ابتدائی دور جب کہ تاریخ نویسی کا آغاز ہوا تھا، روایات کی اتنی تحقیق و تنقید جس سے افسانہ و حقائق میں پورا پورا امتیاز ہو سکے، مشکل تھی۔ ...... بہت سے غلط واقعات تاریخ کا جزو بن گئے۔ حتیٰ کہ مؤرخ ابن جریر طبری اپنی محدثانہ تنقید کے باوجود اپنی کتاب کو غلط روایات سے محفوظ نہ رکھ سکا اور آغاز تاریخ اسلام میں جو واقعات پولیٹیکل مقاصد کے لئے تراشے گئے تھے، اس میں داخل ہو گئے۔ تاہم زمانۂ مابعد میں جب تنقید کا معیار بلند ہوا تو بڑی حد تک اس قسم کی روایتیں ناقابل اعتبار قرار پائیں۔ چنانچہ ابن خلدون میں اس قسم کے افسانے نہیں ملتے۔ (سیر الصحابہؓ ج ۶ ص ۹۳)

مؤرخ مودودی کا نرالا اصول

مودودی صاحب نے اپنی تاریخی کتاب خلافت و ملوکیت میں چن چن کر

صحابہؓ کرام اور بنو امیہ کے خلاف خبریں خصوصاً حضرت عثمانؓ ذوالنورین اور حضرت امیر معاویہؓ کے متعلق نقل کیں۔ جب بتایا گیا کہ یہ واقعات دشمن صحابہؓ راویوں سے روایت کئے گئے ہیں، یہ قابل اعتبار ہرگز نہیں، تو انہوں نے لکھا:

''اگر یہ قابل اعتماد نہیں ہیں تو ان کی بیان کی ہوئی خلافت راشدہ کی تاریخ اور ائمہ اسلام کی سیرتیں اور ان کے کارنامے سب اکاذیب کے دفتر ہیں، جنہیں ہم کسی کے سامنے بھی وثوق کے ساتھ پیش نہیں کر سکتے۔ دُنیا کبھی اس اصول کو نہیں مان سکتی اور دُنیا کیا خود مسلمانوں کی موجودہ نسلیں بھی اس بات کو ہرگز قبول نہ کریں گی کہ ہمارے بزرگوں کی جو خوبیاں یہ تاریخیں بیان کرتی ہیں وہ تو سب صحیح ہیں، مگر جو کمزوریاں یہی کتابیں پیش کرتی ہیں، وہ سب غلط ہیں۔''[1] (رسالہ ترجمان القرآن ماہ ستمبر ۱۹۶۵ء ص ۲۶ مرتبہ ابوالاعلیٰ مودودی)

یہ منطق ایک ایسی پُر فریب اور گمراہ کن ہے، جس کی ہمیں مودودی

---

[1]...... مؤرخ مودودی نے اپنے نظریات میں جو باطل نظریات پیش کئے ہیں، ان کا جواب حضرت مولانا حسین احمد مدنیؒ نے اپنی کتاب ''مودودی دستور اور عقائد کی حقیقت'' میں دیا ہے۔ اور حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب فاضل دیوبند خلیفہ مجاز حضرت مولانا سید حسین احمد مدنیؒ نے اپنی تصانیف (۱) ''مودودی جماعت کے عقائد ونظریات پر ایک تنقیدی نظر''، (۲) ''مودودی مذہب''، (۳) مودودی کے نام کھلی چٹھی''، (۴) ''ایک علمی محاسبہ''، (۵) ''عقیدہ عصمت انبیاء اور مودودی''، (۶) ''صحابہؓ کرام اور مودودی'' میں ردّ کیا ہے۔ ان کے علاوہ حضرت مولانا شیخ الحدیث محمد زکریا صاحب سہارنپوری نے فتنہ مودودیت کتاب میں مودودی نظریات کی تردید کی ہے۔ اور حضرت مولانا تقی عثمانی صاحب سابق جج وفاقی شرعی کورٹ نے اپنی کتاب ''حضرت امیر معاویہؓ اور تاریخی حقائق'' میں تفصیل سے مؤرخ مودودی کے نظریہ کی تردید کی ہے۔ یہ سب کتابیں تاریخ کو سمجھنے کے لئے مفید ہیں۔

خادم اہلسنت عبدالوحید الحنفی

صاحب سے قطعاً اُمید نہ تھی۔ اس اللہ کے بندے کو کون سمجھائے کہ خلافت راشدہ کی تاریخ، ائمہ اسلام کی سیرتیں اور ان کے کارنامے اکاذیب کے دفتر نہیں۔ اور ہم پورے یقین اور وثوق کے ساتھ دُنیا کے سامنے پیش کرنے کا حق رکھتے ہیں۔ اکاذیب کے دفتر تو وہ موضوع روایات اور واہیات خرافات ہیں، جنہیں اعدائے دین نے اپنی اغراض ملعونہ کے پیش نظر وضع کیا اور پھر ان تاریخی کتابوں میں داخل ہو گئیں۔ ان خرافات کو دُنیا کے سامنے کوئی دین و دانش کا دشمن ہی پیش کرے گا۔...... سِیَر اور حدیث کی کتابوں کی بھی ساری روایات صحیح اور قابل قبول نہیں۔ جب سیرت و حدیث کا یہ حال ہے تو تاریخ بیچاری کی کیا حقیقت و حیثیت ہے۔ کیا سِیَر و احادیث کی کتابوں کے تمام مندرجات اور سیرت و حدیث کی تمام روایات صحیح وقوی ہیں؟ کیا حدیث کی معروف و مشہور اور متداول کتب میں ضعیف بلکہ موضوع روایات تک نہیں ہیں؟ کیا جیسا کہ حضرت ملا علی قاری رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا ہے: حضرت معاویہؓ وغیرہم بنو امیہ اور حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہم کی مذمت میں ملعون کذابین نے احادیث وضع نہیں کیں؟ اور کیا یہ احادیث، احادیث کی کتابوں میں درج نہیں؟

مودودی صاحب کے اصول کے مطابق کیا ان تمام مکذوبہ و موضوعہ روایات کو ہمیں قبول کرنا اور دُنیا کے سامنے پیش کرنا ہو گا۔ اور احادیث کی انہیں کتابوں کے اندر فضائل صحابہؓ سے متعلق جو صحیح احادیث ہیں، اگر ہم انہیں پیش

کریں اور ان مذموم وموضوع روایات کومردود قرار دے کر ان کے راویوں اور قائلوں کے منہ پر مار دیں تو ہمارا یہ اقدام بجائے خود ہزار صحیح وصواب سہی مودودی صاحب کے نزدیک غلط اور ناروا ہوگا۔ اور بقول اُن کے: ''دُنیا تو کیا خود مسلمانوں کی موجودہ نسلیں بھی اس بات کو ہرگز قبول نہ کریں گی کہ ہمارے بزرگوں کی جو خوبیاں (احادیث کی یہ کتابیں) بیان کرتی ہیں وہ تو سب صحیح ہیں مگر جو کمزوریاں (اور مذمت) یہی کتابیں پیش کرتی ہیں، وہ سب غلط ہیں''۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

یعنی مودودی صاحب کے نزدیک اصول یہ ہوا کہ یا احادیث وروایات کا سارا دفتر قبول کرو یا سارا رد کردو۔ کسی کو یہ کہنے کا حق نہیں ہے کہ یہ حدیث صحیح ہے، اسے ہم قبول کریں گے اور یہ موضوع ہے، اسے رد کریں گے۔ اگر فقہائے عصر حاضر کا یہی اصول ہے تو پھر دین کا خدا حافظ۔ پھر ہمارا سارا علم اسماءلرجال لاحاصل، محدثین کرام کی اس سلسلہ میں تمام مساعی بے سود وفضول۔ معاذ اللہ!

صحیح اصول

اخبار وروایات میں عمیق فکر وغور اور تحقیق وتنقید کے بعد امتیاز وانتخاب کیا جائے گا۔ جو خبر یا روایت صحابہؓ کرام کے مقام رفیع ومرتبہ جلیل کے مطابق و موافق ہوگی، وہی لی جائے گی اور جس نقل سے یارانِؓ رسول ﷺ کی تنقیص و

توہین اور تحقیر و مذمت ہوگی، وہ مردود ہوگی۔ اور اُسے ایمان وعرفان کی پوری قوت سے ردّ کر دیا جائے گا۔ اور اس بات کا قطعاً کوئی لحاظ نہ کیا جائے گا کہ وہ خبر و نقل امام ابن جریر کی تاریخ طبری میں ہے یا امام ابن کثیر کی البدایۃ والنہایۃ میں۔ امام ابن سعد کی طبقات میں ہے یا ابن عبدالبر کی استیعاب میں، رحمۃ اللہ۔ (عادلانہ دفاع مؤلفہ مولانا سید نورالحسن شاہ بخاری ص ۳۲)

ہماری کتب تواریخ

برادرنِ اسلام! اس حقیقت کو بخوبی ذہن نشین کرلیں کہ ہماری تاریخ (بلکہ ہماری کتب سیرت اور کتب حدیث) کا ذخیرہ اس قابل ہرگز نہیں کہ کوئی صاحب آنکھیں بند کر کے اس ذخیرے سے جو بات جہاں سے چاہے اُٹھا کر نقل کرتا جائے۔ یہ روش جامد قسم کے لوگوں کی تو ہو سکتی ہے، اربابِ علم ونظر سے اس بات کی توقع نہیں کی جا سکتی۔ اسلاف کرام خصوصاً صحابہؓ کرام سے متعلق کچھ لکھتے وقت بڑی احتیاط کی ضرورت ہے۔ (عادلانہ دفاع مؤلفہ مولانا سید نورالحسن شاہ بخاری ص ۳۱)

صحابہ کرامؓ کا مقام اور مؤرخین کی روایتیں

شیخ العرب والعجم حضرت مولانا سید حسین احمد مدنیؒ لکھتے ہیں: یہ مؤرخین کی روایتیں تو عموماً بے سروپا ہوتی ہیں۔ نہ راویوں کا پتہ ہوتا ہے نہ ان کی توثیق

عبدالمجید الحنفی حافظ خادم اہلسنت

وتخریج کی خبر ہوتی ہے۔ نہ انفصال و انقطاع سے بحث ہوتی ہے۔ اور بعض متقدمین نے سند کا التزام بھی کیا ہے تو عموماً ان میں ہر غث وسمین سے اور ارسال و انقطاع سے کام لیا گیا ہے۔ خواہ ابن اثیر ہوں یا ابن قتیبہ، ابن ابی الحدید ہوں یا ابن سعد۔ ان اخبار کو متغاض ومتواتر قرار دینا بالکل غلط ہے۔ صحابہ رضوان اللہ علیہم کے متعلق ان قطعی اور متواتر نصوص اور دلائل عقلیہ ونقلیہ کی موجودگی میں اگر روایات صحیحہ احادیث کی بھی موجود ہوتیں تو مردود یا ماٗوّل قرار دی جاتی ہیں، چہ جائیکہ روروایات تاریخ۔ (مکتوبات شیخ الاسلام ص ۲۶۶ مکتوب ۸۹)

مورخ اسلام علامہ ابن کثیر کا نقطہ نظر مؤرخین کی روایات کے بارے میں

آپ لکھتے ہیں: اور بہت سے مؤرخین مثلاً ابن جریر وغیرہ نے مجہول راویوں سے ایسی خبر ذکر کی ہیں جو صحاح سے ثابت شدہ حقائق کے مخالف ہیں، **فهي مردودة على تائيلها و ناقليها والله اعلم و الظنون بالصحابة خلاف ما يتوهم كثير من الرافضة و اغبياء القصاص الذين لا تبيز عندهم بين صحيح الاخبار و ضعيفها و مستقيمها و سقيمها ......**
(یہ سب اپنے کہنے والوں اور نقل کرنے والوں کے منہ پر ماردی جائیں گی۔ اور اللہ بہتر جانتا ہے اور صحابہؓ کرام سے حسن ظن مقتضیٰ ہے۔ بہت سے روافض اور احمق قصہ خوانوں کے اوہام (باطلہ) کے خلاف کا جن کو صحیح وضعیف اور درست و

نادرست روایتوں میں کوئی تمیز نہیں۔ (البدایہ والنہایہ ج۷ص۱۴۷ مؤلفہ علامہ ابن کثیرؒ)

امام ابن کثیر رحمہ اللہ تو مؤرخین حتیٰ کہ ابن جریر کی اخبار و روایات کو مردود قرار دے کر ان اخبار کے قائلین و ناقلین کے منہ پر مار رہے ہیں (جو صحاح سے ثابت شدہ حقائق کے مخالف ہیں)، ادھر ایک ہمارے (مؤرخ مودودی) ہیں کہ ابن ابی الحدید اور المسعودی ایسے بددین مؤرخین کی تمام روایات کو امت کے سر منڈھنے پر مصرّ ہیں۔ (عادلانہ دفاع مؤلفہ مولانا سید نور الحسن شاہ بخاری ص۲۹)

وقت کی اہم اور اشد ضرورت

بہرحال ضرورت ہے کہ رطب و یابس، صحیح و سقیم اور حقیقت و افسانہ میں فرق و امتیاز کر کے تاریخ کے چہرے کو نکھارا جائے۔ یہ عظیم مقصد، عظیم جہد و مسلسل جہاد ہی سے حاصل ہو گا۔ اس گوہر مقصود کے حصول کے لئے وسیع الظرف، سلیم الطبع، صحیح الفکر اور بالغ نظر اہل علم آگے بڑھیں۔ اپنے اسلاف خصوصاً صحابہؓ کرام کی درخشندہ و تابناک حیات مستعار اور دلآویز و ایمان افروز سیرت و کردار کی واقعی تاریخ مرتب کریں اور ہمارے مسموم و معلول ذہن اور فاسد و متعفن فکر نوجوان خارجی خرافات کو نظر انداز کر کے اپنے روشن و تابندہ ماضی کی صحیح اور سچی تاریخ کا مطالعہ کریں تا کہ انہیں اپنے اسلاف کے حقیقی خدو خال اور حسن و جمال کا روح آفریں اور دل نواز نظارہ نصیب ہو۔ آمین!

(عادلانہ دفاع مؤلفہ مولانا سید نور الحسن شاہ بخاری ص۳۱)

عبدالوحید الحنفی خادم اہلسنت

ارشادِ نبوی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم

(۱)...... شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہٗ نے غنیۃ الطالبین میں ارشاد نبوی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نقل فرمایا ہے:

وَ قَالَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ فِیْ رِوَایَةَ اَنَسؓ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَ جَلَّ اَخْتَارَنِیْ وَ اخْتَارَ لِیْ اَصْحَابِیْ فَجَعَلَهُمْ اَنْصَارِیْ وَ جَعَلَهُمْ اَصْهَارِیْ وَاِنَّهٗ سَیُجِیْءُ فِیْ اٰخِرِ الزَّمَانِ قَوْمٌ یَّنْقُصُوْنَهُمْ اَلَا فَلَا تُوَاکِلُوْهُمْ اَلَا فَلَا تُشَارِبُوْهُمْ اَلَا فَلَا تُنَاکِحُوْهُمْ اَلَا فَلَا تُصَلُّوْا مَعَهُمْ اَلَا فَلَا تُصَلُّوْا عَلَیْهِمْ

حضرت انسؓ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا: حق تعالیٰ نے مجھے چنا اور میرے لئے میرے صحابہؓ کو چنا اور انہیں میرا معاون بنایا اور ان میں میرے رشتے قائم کئے۔ اخیر زمانہ میں ایسے لوگ پیدا ہوں گے جو ان میں نقص نکالیں گے۔ کان کھول کر سُن لو ان کے ساتھ مت کھاؤ نہ ان کے ساتھ پیو، نہ ان میں شادی بیاہ کرو، نہ ان کے ساتھ مل کر نماز پڑھو اور نہ ان کے جنازوں کی نماز پڑھو۔ (غنیۃ الطالبین ج ۱ ص ۱۸۷)

(۲) ...... وَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ فِیْ حَدِیْث جَابِرٍؓ اَنَّ اللّٰهَ اَخْتَارَ اَصْحَابِیْ عَلٰی جَمِیْعِ الْعَالَمِیْنَ سِوَی

خادم اہلسنت عبدالوحید الحنفی

اَلنَّبِیِّیْنَ وَالْمُرْسَلِیْنَ وَاخْتَارَ لِیْ مِنْهُمْ اَرْبَعَةً اَبَابَكْرٍ وَ عُمَرَ وَ عُثْمَانَ وَ عَلِیًّا فَجَعَلَهُمْ خَیْرَ اَصْحَابِیْ وَ فِیْ اَصْحَابِیْ كُلِّهِمْ خَیْرٌ (ابن عساکر، کنز العمال ج ۱۳ حدیث ۳۶۷۰۴)

(الشفا بتعریف حقوق المصطفیٰ القاضی عیاض بن موسیٰ الاندلسی جلد ثانی ص ۱۱۹ طبع دمشق)

حضور ﷺ کا فرمان، جو کہ حضرت جابرؓ کی مروی حدیث ہے، کہ بے شک اللہ تعالیٰ نے میرے صحابہؓ کو تمام جہانوں سے چن لیا ہے اور پسند فرمایا ہے، سوائے نبیوں اور رسولوں کے، اور پھر ان چار کو چن لیا جو کہ ابوبکرؓ، عمرؓ، عثمانؓ اور علیؓ ہیں۔ پس ان کو تمام صحابہؓ سے خیر فرمایا حالانکہ میرے ہر صحابیؓ میں خیر ہے۔

خادم اہلسنت حافظ عبدالوحید الحنفی

وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ اَوَّلًا وَّ اٰخِرًا وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی نَبِیِّهٖ دَائِمًا وَّ سَرْمَدًا

خادم اہل سنت عبدالوحید الحنفی

اوڈھروال تحصیل و ضلع چکوال (پاکستان)

۱۰ صفر المظفر ۱۴۳۲ھ مطابق ۱۵ جنوری ۲۰۱۱ء

☆☆☆☆

ڈیزائننگ ✿ کمپوزنگ ✿ سکیننگ ✿ پرنٹنگ ✿ بک بائنڈنگ

اسلامی کتب کی بہترین کمپوزنگ اور پرنٹنگ کے لئے، نیز ہر قسم کے اشتہارات کے لئے رجوع کریں

النور مینجمنٹ ڈب مارکیٹ، پنوال روڈ چکوال zedemm@yahoo.com,0334-8706701

تاریخ اسلام...... غزوات اور جنگوں پر ہماری کتابیں

خود بھی پڑھیے اور دوسروں کو پڑھنے کی دعوت دیجیے

حصہ اول...... کتب تاریخ کی حقیقت

حصہ دوم...... دنیا میں اسلام کیسے پھیلا؟

حصہ سوم...... مہاجرین وانصار صحابہؓ

حصہ چہارم...... دنیا میں اسلام کیسے پھیلا؟

حصہ پنجم و ششم...... دنیا میں اسلام کیسے پھیلا؟

اشرف منیجمنٹ چکوال
0334-8706701
0543-421803